یشاء واللہ واسع علیم
عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی خط و کتابت بنام مینجر الفضل کے پتہ پر ہو
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

۱۸ جون ۱۹۱۳ء مطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ بروز بدھ | نمبر (۱)

خطبہ جمعہ

…لے اسے پورا کرنے والا ہے
…شائع کیا جاوے +
…خلیفۃ المسیح علیہما السلام نے
…ا ہے۔
…دی القربیٰ کا حق سکیتوں
…بیان فرماتے ہوئے ارشاد
…اولاد کو قتل مت کرو۔ قتل میںنے بہت
…قسم کی دوا کھاتی ہیں کہ آیندہ اولاد
…پھر میںنے دیکھا ہے کہ آپ بھی ساتھ
…پیدا ہو تو اسے مار دیتے ہیں۔ بعض
…تربیت خوب نہیں کرتے۔
…انتظام نہیں کرتے۔ یہ نہیں
…ان کی اولاد کا میلان

ہیں۔ میری سمجھ میں یہ سب قتل اولاد کی قسم میں سے ہے۔ پھر ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ بدکاریوں کے نزدیک بھی نہ جاؤ۔ نزدیکی کبھی آنکھ سے ہوتی ہے کبھی کان سے کبھی زبان سے کبھی ہاتھ سے کبھی روپے سے۔ غرض ابتدا انہی باتوں سے ہوتی ہے تم ان سے بچو۔ گندی صحبتوں سے نفرت رکھو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ بڑی بے حیائی اور بدچلنی کا کام ہے ناحق کسی کو قتل نہ کرو۔ مظلوم کو خدا تعالےٰ ضرور مدد دیتا ہے وہ بدلہ لینے میں خطا نہ کرے۔ یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔ سوا اس طریق کے جو ان کے حق میں بہتر ہو۔ اپنے عہدوں میں وفاداری کرو۔ (ہم سے بھی تم نے عہد کئے ہیں) ماپنے اور تولنے میں سیدھا معاملہ کرو۔ انجام بخیر ہوگا +

جس چیز کا علم نہ ہو۔ اُسے مُنہ سے مت بولو۔ اس کے درپے نہ ہو کانوں اور آنکھوں اور قویٰ کے مرکزوں سے یہ باتیں اُٹھتی ہیں۔ ان سب سے بازپرس ہوگی۔ اکڑ بازی سے ملک میں مت چلو۔ تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو۔ نہ لمبائی میں پہاڑ… سکتے… خدا کو یہ باتیں ناپسند…

اس کے بعد حضور نے جلسہ فرمایا۔ اور اُٹھ کر خطبہ ثانیہ پڑھا جس کے بعد صرف اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم و… اللہ اکبر پڑھتے ہیں۔ ان اللہ یأمر وغیرہ نہیں پڑ…

مدینۃ المسیح

سیدنا خلیفۃ المسیح صبح کے وقت میرزا بشیر احمد صاحب کو ہر روز درس… ہیں آجکل سورہ کہف ختم ہونیوالی ہے عصر کے وقت سو… ہے جسکے احکام کیطرف حضور انور نے جماعت کو خصوصیت… ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔ بخاری شریف کی جلد او… ہے + (۲) حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی دو درس ش… صبح ایک بعد از ظہر۔ کالج کے ان طلباء کا نمونہ قابل… امتحان دینے کے بعد قرآن مجید سیکھنے آگئے ہیں… کو ضائع نہیں کیا بلکہ مفید کام میں لگایا۔ ایسا ہی… رخصت لیکر صرف قرآن مجید پڑھنے کیلئے اقامت… دوستوں کو بھی ایسا موقعہ نکالنا چاہئیے (۳)… ایم اے انصار اللہ کیطرف سے خواجہ صاحب…

جلد (۱) ۱۸ - جون ۱۹۱۳ء مطابق ۱۲ - رجب المرجب ۱۳۳۱ ھ - بروز بدھ نمبر (۱)

خطبہ جمعہ

ارادہ ہے اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنے والا ہے کہ ہر جمعہ کا خطبہ بالتزام شائع کیا جاوے۔

۱۳ - جون ۱۹۱۳ء کو حضرت علامہ خلیفۃ المسیح علیہما السلام نے سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ پڑھا - فرمایا:-

حق اللہ تعالیٰ کا - حق ماں باپ کا - حق ذوی القربیٰ کا - حق مسکینوں کا - حق مسافروں کا - حق کل مخلوق کا - جناب الٰہی بیان فرماتے ہوئے ارشاد کرتے ہیں کہ ولا تقتلوا اولادکم - اولاد کو قتل مت کرو - قتل میں نے بہت طرح سے دیکھا ہے بعض عورتیں اس قسم کی دوا کھاتی ہیں کہ آئندہ اولاد نہ ہو بعض حمل کچے گرا دیتی ہیں - پھر میں نے دیکھا ہے کہ آپ بھی ساتھ ہی مرجاتی ہیں - بعض ایسے ہیں کہ لڑکی پیدا ہو تو اُسے مار دیتے ہیں - بعض ان کا علاج نہیں کرتے - بعض اولاد کی تربیت خوب نہیں کرتے - بعض اپنی اولاد کے لئے پاک صحبت کا انتظام نہیں کرتے - یہ نہیں سوچتے کہ ان کے لئے کونسا علم نافع ہوگا اور ان کی اولاد کا میلانِ طبع کس طرف ہے - ہزاروں لاکھوں کتابیں بنی ہوئی ہیں - ہر ملک کے لوگ اپنے خیال کے مطابق پڑھائے چلے جاتے ہیں نہ پڑھنے والے کی دلچسپی کا خیال کرتے نہ لغو - ناقص اور اہم و مفید میں کوئی فرق کرتے ہیں - میری سمجھ میں یہ سب قتل اولاد کی قسم میں سے ہے - پھر ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ بدکاریوں کے نزدیک بھی نہ جاؤ - نزدیکی کبھی آنکھ سے ہوتی ہے کبھی کان سے کبھی زبان سے - کبھی ہاتھ سے کبھی مد دینے سے - غرض ابتدا انہی باتوں سے ہوتی ہے تم ان سے بچو - گندی صحبتوں سے نفرت رکھو - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو - یہ بڑی بے حیائی اور بدچلنی کا کام ہے - ناحق کسی کو قتل نہ کرو مظلوم کو خدا تعالیٰ ضرور مدد دیتا ہے وہ بدلہ لینے میں خطا نہ کرے - یتیموں کے مال کے نزدیک بھی نہ جاؤ - سوا اس طریق سے جو ان کے حق میں بہتر ہو اپنے عہدوں میں وفاداری کرو (ہم سے بھی تم نے عہد کئے ہیں) ماپنے اور تولنے میں سیدھا معاملہ کرو - انجام بخیر ہوگا۔

جس چیز کا علم نہ ہو اُسے منہ سے مت بولو - اس کے درپے نہ ہو کانوں اور آنکھوں اور قوتوں کے مرکز دل سے یہ باتیں اٹھتی ہیں ان سب کی بازپرس ہوگی - اکڑبازی سے ملک میں مت چلو - تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو خدا کو یہ باتیں ناپسند ہیں انکو چھوڑ دو - اللہ نے ان سب میں کیسی حکمت کی اور سچی باتیں بتاتی ہیں ان پر عمل کرو - اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ - مشرکوں کی سزا جہنم ہے۔

اسکے بعد حضور نے جلسہ فرمایا اور اٹھ کر خطبہ مسنونہ پڑھا جس کے بعد حضرت اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ اکبر پڑھتے ہیں - ان اللہ یأمر وغیرہ نہیں پڑھتے ۔

مدینۃ المسیح

سیدنا خلیفۃ المسیح صبح کے وقت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کو ہر روز دو رکوع پڑھاتے ہیں آجکل سورہ کہف ختم ہونیوالی ہے عصر کے وقت سورۂ نور شروع ہے جس کے احکام کیطرف حضور انور نے جماعت کو خصوصیت سے توجہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق بخشے - بخاری شریف کی جلد اول ختم ہونے کو آئی ہے -

۲ - حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی وہ درس شروع فرمائے ایک صبح ایک بعد از ظہر - کالج کے ان طلباء کا نمونہ قابل تقلید ہے جو امتحان دینے کے بعد قرآن مجید و دین سیکھنے آگئے ہیں اور اپنے اوقات کو ضائع نہیں کیا بلکہ مفید کام میں لگایا - ایسا ہی چند ایک ملازمین رخصت لے کر صرف قرآن مجید پڑھنے کے لئے اقامت پذیر ہیں ہمارے دوستوں کو بھی ایسا موقعہ نکالنا چاہیئے (۳) چودہری فتح محمد صاحب ایم اے خواجہ صاحب کی امداد کے لئے لنڈن جانے [illegible]

چھپا ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ... ایڈیٹر و پبلشر کے

مختلف خبریں

جنگ بلقان: اس جنگ کو ختم کرنیکیلئے صلح
کی کانفرنس لنڈن میں منعقد ہوئی۔ اور سفراء صلح کا آپس
میں تبادلۂ خیالات ہوا +
١٠ جون۔ سقوطری پر قبضہ کرنے کیلئے ٣٥٠ سپاہی
... شائر رجمنٹ کے بھیجے گئے ہیں جو بحری دستہ
... کرینگے۔ بلغاریہ کی وزراء نے استعفا دیدیا ہے اور
...اری وزیراعظم موسیو گیشاف کے استعفا پر جو امن پسند
...چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ روس بلغاریہ اور سردیہ پر
...ڈال رہا ہے۔ کہ آپس میں صلح رکھیں اور سپاہ کو برخاست
... بادشاہ انگلستان نے بلقانی دکلاء صلح کو دعوت بھیجدی
اور کہا کہ اب دوبارہ جنگ کرنا گویا انسانیت سے جنگ کرنا ہوگا +
گیارہ جون۔ کانفرنس صلح نے فیصلہ کیا کہ ترکوں اور اتحادیوں
دریان الگ عہدنامجات کا ہونا بہتر ہوگا۔ آخری اجلاس
بعد مجلس مانٹینگرو کے وکیل ایم مارٹینوچ نے بادشاہ
انگلستان اور حکومت برطانیہ کا انکی مہمان نوازی پر شکریہ
ادا کیا +
بارہ جون سردیہ نے کچھ مطالبات بلغاریہ کے پیش کئے تھے بلغار
...جواب پر غور کرنے کے لئے شہری بادشاہ کی زیرصدارت ایک مجلس
...ور غالبا جواب نفی میں ہوگا۔ جنگ کی تیاریاں
... +
...ن شوکت پاشا وزیراعظم ٹرکی موٹر کار میں سوار
...طرف جارہے تھے۔ کہ ایک گلی کی نکڑ پر انھیں ایک اور
...جس میں چار آدمی سوار تھے جنھوں نے وزیراعظم
...ملائے اور بھاگ گئے۔ شوکت پاشا کو ہسپتال پہنچایا
...ہ فوت ہوگئے۔ ان کا ایک ایڈیکانگ لفٹنٹ
...قتل ہوا۔ اور ایک اردلی زخمی +
...توپال قادری نامی قتل کے شبہ میں پکڑا گیا۔
...یم پاشا وزیر خارجیہ کو عارضی طور پر وزیراعظم
...میں خبر آئی کہ وہ مستقل ہوگئے ہیں۔ وزیر خارجیہ
...گے۔ جمیل حلمی پاشا ولایات شام کے انسپکٹ...
... فرانس نے بلغاریہ اور سردیہ کو مطلع

...پر بھی ہیں اور اخبارات انکی تعریف سے پر ہیں۔ انھیں
پہاڑی میں فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ زار
بلغاریہ اور سردیہ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ آپس میں لڑ...
مجبورا سختی کرنی پڑیگی۔ کیونکہ انکی باہمی جنگ سے خط...
وہ فتح جو انھوں نے ترکوں پر پائی ہے ضائع ہو جا...
اس تنبیہ پر بلغاریہ اور سردیہ نے اس کا جھگڑا روس کی ثالثی
میں فیصلہ کروانا منظور کرلیا ہے۔ سردیہ نے بلغاریہ کو لکھا ہے
کہ کچھ فوج کم کردی جائے۔ اور رومانیا نے بھی اعلان کیا ہے
کہ جنگ کی صورت میں وہ بھی خاموش نہ رہے گا +
سولہ جون۔ زار کے پیغام سے اتحادی ہوش میں آگئے
ہیں بمقام سیرس کی بلغاری فوج میں ہیضہ پھوٹنے کی خبر آئی +

دیگر خبریں

دس جون۔ حقوق طلب عورتوں کی کمیٹی پر تین سو
اڑسٹھ پونڈ اس لئے جرمانہ کیا گیا ہے کہ انھوں نے کچھ
دوکانوں کی کھڑکیاں توڑدیں +
کراگانور گھوڑا ارجنٹایل گورنمنٹ نے تین لاکھ ١٥ ہزار
کو خریدا +
کرنل سیلی برٹش وزیر جنگ نے بیان کیا کہ انگلستان
میں ہوائی جہازوں کے حادثات فرانس و جرمنی سے بہت کم
ہیں اور آیندہ متعلقہ انجن وغیرہ انگلستان میں ہی تیار ہو
جائینگے ہر سال ساٹھ ستر ہوا باز سکھائے جاتے ہیں +
بارہ جون۔ انگلستان کی بحری جنگ میں ایک سے تین سو
تینتالیس جہاز شریک ہونگے۔ نائب امیر البحر سر جان جیلیکو
اور سر جارج کیلیگن ایک دوسرے کا مقابلہ کرینگے۔ فرانسیسی ہواباز
مولی میں پیرس سے برلن تک آٹھ گھنٹہ میں اڑکر پہنچا۔ قیصر
جرمنی کی جوبلی پر تیس ہزار ورزشی کھلاڑیوں کا ریویو ہوا جنمیں
عورت مرد شامل تھے۔ مجلس ورزش کے صدر نے قیصر کی تعریف
اور حب الوطنی پر تقریر کی جس کے بعد دس ہزار نامہ بر کبوتر اس
جلسہ کی رپورٹ باندھ کر مختلف شہروں کو اڑا دیئے گئے +
جرمنی ریپلن جہاز نے ٥٣٤ میل کا سفر ٨ گھنٹہ میں طے کیا +
١٥ جون۔ مراکو میں طیطوان کے قریب ہسپانیہ والوں نے
...پر حملہ کیا لیکن بہادر عربوں نے انھیں سخت نقصان کے
...ور پچاس زخمی ...

باہمی ...
کارسن اور کچھ ...
کے برخلاف محار...
لنڈن نے ایک تقریر...
الزامات لگائے جاتے ہیں
کیوں نہ کی۔ ایک جلسے میں جا...
تماشائی تھے۔ وہ کیا کر سکتی تھی +
فرانس میں آیندہ دو سال کی ...
جوان پر تقرر کی ہے۔ اسکے خلاف جو...
سال تک کی قید کی سزا دیگئی ہے +
رومانی کی کانفرنس نے فیصلہ کیا...
کی پیداوار کو ترقی دینے کیلئے گورنمنٹ ہند کو...
ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار متعینہ قسط...
خبر ملی ہے۔ کہ عنقریب انجمن اتحاد و ترقی تو...
جو سلطنت عثمانیہ کے ہر حصہ میں قائم...
بجائے ایک اور انجمن جوانان ترک...
مقاصد بھی پولیٹیکل ہونگے جو انگ...
اصول پر قائم کئے جائینگے...
پاشا صدر اعظم ہونگے...
پارلیمنٹری اصول کو ت...
آرمینیا کی اصلاح...
(١) انتظامی خودمختاری (٢) ہندوس...
قطعی فیصلہ (٣) کردوں کے قا...
کم کیا جانا۔ اناطولیہ کی ولایات...
سرکاری قرار دیجائے (٥)...
وہ ارمنی زبان کے ماہر ہوں...
زبان کی تعلیم لازمی قرار دیجا...
میں غیرملکی عہدہ دار...

مختلف خبریں

جنگ بلقان:- اس جنگ کو ختم کرنے کیلئے مصالحی کانفرنس لنڈن میں منعقد ہوئی۔ اور سفراء صلح کا آپس میں تبادلہ خیالات ہوا۔

ایجوکیشن:- سقوطری پر قبضہ کرنے کیلئے ۳۵۰ سپاہی ویسٹ بارک شائر رجمنٹ کے بھیجے گئے ہیں جو بحری دستہ کو فارغ کریں گے۔ بلغاری وزراء نے استعفاء دیدیا ہے اور بلغاری وزیر اعظم موسیو گیشاف کے استعفاء پر جو امن پسند تھا چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ روس بلغاریہ اور سرویہ پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ آپس میں صلح رکھیں اور سپاہ کو برخاست کردیں۔ بادشاہ انگلستان نے بلقانی وکلاء صلح کو دعوت بھیجدی اور کہا کہ اب دوبارہ جنگ کرنا گویا انسانیت سے جنگ کرنا ہوگا۔

گیارہ جون۔ کانفرنس صلح نے فیصلہ کیا کہ ترکوں اور اتحادیوں کے درمیان الگ عہدنامجات کا ہونا بہتر ہوگا۔ آخری اجلاس صلح کے بعد مجلس ماٹینگرو کے وکیل ایم مارٹینوچ نے بادشاہ ۔۔۔ و حکومت برطانیہ کا انکی مہمان نوازی پر شکریہ ادا کیا۔

بارہ جون۔ سرویہ نے کچھ معاملات بلغاریہ کے پیش کئے تھے بلغاریہ کے جواب پر غور کرنے کیلئے سروی بادشاہ کی زیر صدارت ایک مجلس مقرر ہوئی۔ اور غالباً جواب نفی میں ہوگا۔ جنگ کی تیاریاں جاری ہیں۔

بارہ جون۔ شوکت پاشا وزیر اعظم ٹرکی موٹر کار میں سوار شاہی محل کیطرف جا رہے تھے کہ ایک گلی کی نکڑ پر انہیں ایک اور موٹر کار ملی جس میں چار آدمی سوار تھے جنہوں نے وزیر اعظم پر پستول چلائے اور بھاگ گئے شوکت پاشا کو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ فوت ہو گئے۔ ان کا ایک ایڈیکانگ لفٹنٹ ابراہیم بھی قتل ہوا۔ اور ایک اردلی زخمی۔

ایک شخص توپال قادری نامی قتل کے شبہ میں پکڑا گیا۔ ان کی جگہ سعید حلیم پاشا وزیر خارجیہ کو عارضی طور پر وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ بعد میں خبر آئی کہ وہ مستقل ہو گئے ہیں۔ وزیر خارجیہ بھی غالباً وہی رہیں گے۔ حسین حلمی پاشا والیات شام کے انسپکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔ فرانس نے بلغاریہ اور سرویہ کو مطلع کیا ہے کہ وہ انہیں جنگ کے دوبارہ جاری ہونیکی صورت رقم نہ دیگا۔ بلغاریہ نے مستعفی وزراء کی جگہ ڈاکٹر ۔۔۔ وہ ۔۔۔ ارت بنا رہے ہیں۔

تیرہ جون۔ شوکت پاشا کے متعلق مزید گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں اور اخبارات ان کی تعریف سے پر ہیں۔ انہیں آزادی نام پہاڑی میں فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ زار روس نے بھی بلغاریہ اور سرویہ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ آپس میں لڑینگے تو انہیں مجبوراً سختی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ان کی باہمی جنگ سے خطرہ ہے کہ وہ فتح جو انہوں نے ترکوں پر پائی ہے ضائع ہو جاویگی۔ چنانچہ اس تنبیہ پر بلغاریہ اور سرویہ نے اس کا جھگڑا روس کی ثالثی میں فیصلہ کروانا منظور کر لیا ہے۔ سرویہ نے بلغاریہ کو لکھا ہے کہ کچھ فوج کم کردی جاوے۔ اور رومانیا نے بھی اعلان کیا ہے کہ جنگ کی صورت میں وہ بھی خاموش نہ رہے گا۔

سولہ جون۔ زار کے پیغام سے اتحادی ہوش میں آ گئے ہیں۔ مقام سیرس کی بلغاری فوج میں ہیضہ پھوٹنے کی خبر آئی۔

دیگر خبریں

دس جون۔ حقوق طلب عورتوں کی کمیٹی پر تین سو اٹھہ پونڈ اس لئے جرمانہ کیا گیا ہے کہ انہوں نے کچھ دکانوں کی کھڑکیاں توڑیں۔

کراگانور گھوڑا ارجنٹائل گورنمنٹ نے تین لاکھ ۱۵ ہزار کو خرید ا۔

کرنل سیلی برٹش وزیر جنگ نے بیان کیا کہ انگلستان میں ہوائی جہازوں کے حادثات فرانس و جرمنی سے بہت کم ہیں اور آیندہ سب متعلقہ انجن وغیرہ انگلستان میں ہی تیار ہو جائیں گے۔ ہر سال ساٹھ ستر ہوا باز سکھائے جاتے ہیں۔

بارہ جون۔ انگلستان کی بحری جنگ میں اب کے تین سو تینتالیس جہاز شریک ہوں گے۔ نایب امیر البحر سر جان جیلیکو اور سر جارج کیلیگن ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔ فرانسیسی ہوا باز موالی میں پیرس سے برلن تک آٹھ گھنٹہ میں اڑ کر پہونچا۔ قیصر جرمنی کی جوبلی پر تیس ہزار ورزشی کھلاڑیوں کا ریویو ہوا۔ جنمیں عورت مرد شامل تھے۔ مجلس ورزش کے صدر نے قیصر کی تعریف اور حب الوطنی پر تقریر کی۔ جس کے بعد سو تار نامہ بر کبوتر اس جلسہ کی رپورٹ باندھ کر مختلف شہروں کو اڑا دیئے گئے۔

جرمنی زیپلن جہاز نے ۵۴۳ میل کا سفر ۸ گھنٹہ میں طے کیا۔

۱۵ جون۔ مراکو میں طیطوان کے قریب ہسپانیہ والوں نے عربوں پر حملہ کیا۔ لیکن بہادر عربوں نے انہیں سخت نقصان کے ساتھ پس پا کر دیا۔ ۔۔ قتل کئے اور پچاس زخمی۔ اس کے بعد پھر ہسپانوی فوجیں آگے بڑھیں لیکن موروں نے سخت مقابلہ کیا اور لوبجہ کے پل پر قبضہ کرنے کیلئے طرفین میں چھ گھنٹہ لڑائی ہوئی۔ ہسپانوی سپاہ دستہ کی پشت میں پسپا ہو گئی۔ جنرل لوبجہ پل کی حفاظت میں مارا گیا ہسپانیوں کے تیرہ سپاہی مجروح اور ۳ مفقود ہوئے۔ ۹ بربروں نے گرفتار کر لئے (لیکن باوجود اس خبر کے ہسپانوی کہتے ہیں کہ ان کی فتح رہی۔ شاید ہسپانوی زبان میں فتح کے کچھ اور معنی ہوں)۔

آجکل پرنس آف ویلز اکسفورڈ یونیورسٹی کے افسروں کی تربیتی کورس بہ حیثیت ایک سپاہی کے تربیت پا رہے ہیں۔ ایک ہفتہ آپ کو باہر کیمپ میں رہنا پڑیگا۔ (ہمارے مہاراجہ تو جیکرس)

سر ایڈورڈ کارسن اور کچھ اور ممبران پارلیمنٹ نے گلاسگو میں آیرش ہوم رول کے برخلاف تحاریر شروع کر رکھا ہے۔ سر ایڈورڈ ہنری کمشنر پولیس لنڈن نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ ہندوستان کی پولیس کو بے جا الزامات لگائے جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ دلبیر آئے کی حفاظت پولیس نے کیوں نہ کی ۔۔۔ ایک جلوس جہاں اردگرد کے ہزاروں مکانوں پر تماشائی تھے وہ کیا کر سکتی تھی۔

فرانس نے آئیندہ دو سال کی بجائے تین سال کی فوجی خدمت ہر جوان پر مقرر کی ہے۔ اس کے خلاف شورش کا اظہار کرنے والوں کو ایک سال تک کی قید کی سزا دی گئی ہے۔

رڑکی کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان میں روئی کی پیداوار کو ترقی دینے کے لئے گورنمنٹ ہند کو مالی امداد دی جائے۔

ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ کو کسی معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ عنقریب انجمن اتحاد و ترقی توڑ دیجائیگی اور اس کی تمام شاخیں جو سلطنت عثمانیہ کے ہر حصہ میں قائم ہیں بند کردیجائیں گی اور اسکی بجائے ایک اور انجمن جوانان ترک قائم کی جائیگی اس نئی انجمن کے مقاصد بھی پولیٹیکل ہوں گے جو انگریزی حزب المخالف دلااحرار کے اصول پر قایم کئے جائیں گے اس جدید انجمن کے پریزیڈنٹ محمود شوکت پاشا صدر اعظم ہوں گے جو مختلف اقوام کے متحد آئین دستور میں برٹش پارلیمنٹری اصول کو ترجیح دیتے ہیں (الحق تقہ)

آرمینیا کی اصلاح طلب جماعت کے مطالبے حسب ذیل ہیں:-

(۱) انتظامی خود مختاری (۲) بندوبست اراضی کے مختلف فیہ مسایل کا قطعی فیصلہ (۳) کردوں کے قابو یافتہ خانہ بدوش قبایل کے نفوذ کا کم کیا جانا۔ اناطولیہ کی ولایات ستہ (چھ ولایتوں) میں ارمنی زبان سرکاری قرار دیجائے (۵) ان ممالک میں جو حاکم مقرر کئے جائیں وہ ارمنی زبان کے ماہر ہوں (۶) ولایات اناطول کے مدارس میں ارمنی زبان کی تعلیم لازمی قرار دیجائے (۷) اکثر دوائر حکومت (صوبجات) میں غیر ملکی عہدہ دار مقرر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۱۳ء

بسم اللہ مجریہا و مرسیہا
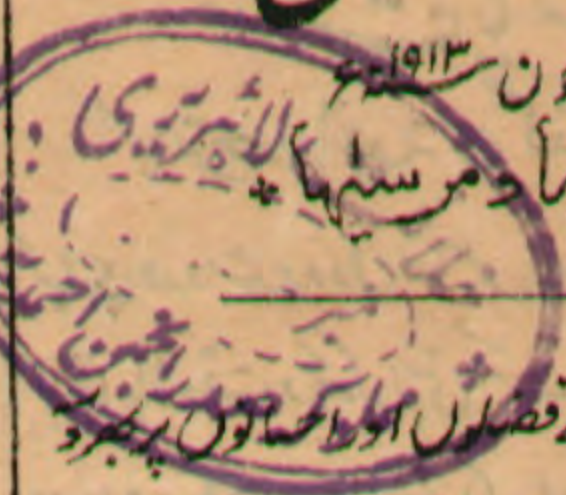
خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں الفضل جاری کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لوگ ان کے کشتی بنانے پر ہنستے تھے اور اُسے غیر ضروری قرار دیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ خشک میدانوں اور ریت کے ٹیلوں پر یہ کشتی کیونکر چلے گی۔ اسی طرح بہت سے لوگوں کو الفضل کی ضرورت میں شبہ ہے۔ اور ایسی قوم جس کا خون بڑھتی ہوئی ضروریات پہلے ہی چوس چکی ہیں۔ اس کا چلنا مضحکہ انگیز معلوم ہوتا ہے میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ جس طرح حضرت نوح کی کشتی کے چلنے کے وقت اٹھتی ہوئی موجیں اور بڑھتی ہوئی لہریں اور جہازوں کو تباہ کر دینے والی آندھیاں اور راستہ بھلا دینے والی ظلمتیں ایک خطرناک نظارہ دکھا رہی تھیں اور ظاہری نظر سے دیکھنے والا انسان سمجھتا تھا کہ یہ کشتی اب گئی اور اب گئی۔ وہی حال اس اخبار کا ہے۔ اسلئے میں بھی اپنے ایک مقتدا اور رہنما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپائدار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار دُعا کرتا ہوں کہ بسم اللہ مجریہا و مرسیہا ان ربی لغفور رحیم۔ اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اے میرے قادر مطلق خدا۔ اے میرے طاقتور بادشاہ اے میرے رحمان و رحیم مالک اے میرے رب میرے مولا۔ میرے ہادی۔ میرے رازق۔ میرے حافظ۔ میرے ستار۔ میرے بخشنہار۔ ہاں اے میرے شہنشاہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا۔ جو سب نفعوں نقصانوں کا مالک ہے جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں۔ جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے مر کے پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اُگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔ میرے حقیقی مالک میرے متولی۔ مجھے علم ہے۔ کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسُول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے تو میرے ارادوں کا واقف ہے۔ میری پوشیدہ باتوں کا راز دار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے ہی پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں کمزور ہوں میں ناتواں ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بیمار ہوں۔ میں تو اپنے پہلے کاموں کا بوجھ بھی اُٹھا نہیں سکتا۔ پھر یہ اور بوجھ اُٹھانے کی طاقت مجھ میں کہاں سے آئے گی۔ میری کمر تو پہلے ہی خم ہے یہ ذمہ واریاں مجھے اور بھی کبڑا کر دینگی۔ ہاں تیری ہی نصرت ہے جو مجھے کامیاب کر سکتی ہے۔ صرف تیری ہی مدد سے میں اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں تیرا ہی فضل ہے۔ جس کے ساتھ میں سُرخرو ہو سکتا ہوں اور تیرے ہی رحم سے میں کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہوں دین اسلام کی ترقی اور اس کی نصرت خود تیرا کام ہے اور تو ضرور اسے کر کے چھوڑیگا مگر ثواب کی لالچ اور تیری رضا کی طمع ہمیں اس کام میں حصہ لینے کے لئے مجبور کرتی ہے پس اے بادشاہ ہماری کمزوریوں پر نظر کر اور ہمارے دلوں سے زنگ دور کر۔ اسلام کی ترقی کے دن پھر آئیں اور پھر یہ درخت بارآور ہو اور اسکے شیریں پھل ہم کھائیں اور تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری قدرت کا اظہار ہو۔ نور چمکے اور ظلمت دُور ہو۔ ہم پیاسے ہیں اپنے فضل کی بارش ہم پر برسا اور ہمیں طاقت دے کہ تیرے سچے دین کی خدمتیں ہم اپنا جان و مال قربان کریں اور اپنے وقت اس کی اشاعت میں صرف کریں تیری محبت ہمارے دلوں میں جاگزین ہو اور تیرا عشق ہمارے ہر ذرہ میں سرایت کر جائے ہماری آنکھیں تیرے ہی نُور سے دیکھیں اور ہمارے دل تیری ہی یاد سے پُر ہوں اور ہماری زبانوں پر تیرا ہی ذکر ہو تو ہم سے راضی ہو جائے اور ہم تجھ سے راضی ہوں تیرا نور ہمیں ڈھانک لے اے میرے مولا اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اُٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنیوالی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔ میری نیتوں کا تو واقف ہے میں تجھے دھوکا نہیں دے سکتا کیونکہ میرے دل میں خیال آنے سے پہلے تجھے اس کی اطلاع ہوتی ہے۔ پس تو میرے مقاصد و اغراض کو جانتا ہے اور میری دلی تڑپ سے آگاہ ہے لیکن میرے مولا میں کمزور ہوں اور ممکن ہے کہ میری نیتوں میں بعض پوشیدہ کمزوریاں بھی ہوں تو انکو دُور کر اور ان کے شر سے مجھے بچا لے اور میری نیتوں کو صاف کر اور میرے ارادوں کو پاک کر تیری مدد کے بغیر میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ پس اس ناتواں و ضعیف کو اپنے دروازہ سے خائب و خاسر مت پھیر کہ تیرے جیسے بادشاہ سے میں اس کا امیدوار نہیں تو میرا دستگیر ہو جا اور مجھے تمام ناکامیوں سے بچا لے۔ آمین ثم آمین ثم آمین۔

ارادہ تو یہ تھا کہ میں احباب سے الفضل کے متعلق کچھ عرض کروں۔ لیکن میرے دل کے جوش مجھے کہیں کے کہیں بہا کر لے گئے لیکن الحمدللہ استغفار کا شکر ہے کہ بجائے اُوپر سے نیچے کو بہا لیجانے کے نیچے سے اُوپر کو بہا لیگئے اور مخلوق سے خالق کی طرف متوجہ کر دیا فالحمدللہ اب تو مختصراً یہی کہتا ہوں کہ ... الفضل کے جو اغراض ہیں ان کے پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

آخر میں یہی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ گو اول بارہ صفحہ کے اخبار کا اعلان کیا گیا تھا لیکن ارادہ ہے کہ انشاء اللہ سولہ[۱۶] صفحات کا اخبار نکالا جاوے۔ جسمیں پہلا صفحہ اخبار قادیان اور کسی اور مفید نوٹ کے لئے وقف ہوگا۔ دوسرا تازہ اخبار کے لئے۔ تیسرا کسی ضروری مضمون کے لئے۔ چوتھا پانچواں اور چھٹا مختلف ضروری نوٹوں خبروں اور خصوصاً اسلامی ممالک کی خبروں کے لئے وقف ہوگا ساتویں صفحہ پر انشاء اللہ تاریخ اسلام کا کوئی مفید حصہ ہوگا اور آٹھویں پر الاسلام کے ہیڈنگ کے ماتحت اسلام کی خوبیوں کا بیان ہوگا نویں صفحہ پر تصدیق المسیح کے ہیڈنگ سے کوئی مضمون سلسلہ کی تائید میں ہوگا اور دسویں میں امر بالمعروف کے ماتحت مختلف بدعات رسُومات یا قومی ضروریات کے مضامین ہوں گے۔ آگے چار صفحوں پر مختلف مضامین ہوں گے جن کا اغراض میں ذکر کیا گیا ہے ہاں دو کالم عورتوں کے لئے ہوں گے[۱]۔ پندرھواں اور سولھواں صفحہ اشتہارات کے لئے ہوگا۔ ومن اللہ التوفیق۔

---

[۱] عورتوں کے لئے یہ دو کالم بہت تھوڑے ہیں لیکن چونکہ عورتیں سلسلہ کے اخبارات کو پڑھتی ہیں انکی دلچسپی اور فائدہ کے لئے یہ دو کالم رکھ دئے گئے ہیں ورنہ اس کے لئے شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے احمدی خاتون کے نام سے ایک الگ رسالہ جاری کر رکھا ہے اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے ۔

پنجاب گورنمنٹ کا خرچ

پادریوں پر

مفصلہ ذیل منتخبات سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہر سال مختلف چرچوں پر دو لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ کرتی ہے اور اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ مسیحی افسران کیلئے مذہبی انتظام کرنا بھی اس کا فرض ہے۔ اور اگر مسلمان یا اہل ہنود بادشاہوں کا اس قسم کے خرچ کرنا جائز ہے۔ تو گورنمنٹ کا یہ خرچ بھی ناجائز نہیں۔ لیکن ہمیں افسوس ان پادریوں پر ہے جو ہمیشہ یہ شور مچاتے رہتے ہیں کہ گورنمنٹ مسیحیوں کے مقابلہ میں غیر مذاہب کے ساتھ رعایت کرتی ہے۔

۱۹۱۱ء میں اصل خرچ دو لاکھ چوالیس ہزار نو سو پندرہ روپے ہوا اور ۱۹۱۲-۱۳ء میں دو لاکھ چھیالیس ہزار کا تخمینہ ہے تفصیل یہ ہے:-

۱۹۱۱ء میں چرچ آف انگلینڈ پر دو لاکھ اٹھائیس ہزار نو سو باون روپے خرچ ہوا تخمینہ ۱۹۱۲-۱۳ء دو لاکھ اکتیس ہزار

۱۹۱۱ء چرچ آف سکاٹ لینڈ " " " دس سو بیس پر اٹھارہ سو اٹھارہ "

۱۹۱۱ء - چرچ آف روم " " " چار ہزار نو سو اسی پانچ ہزار ایک سو دس

عملہ قبرستان چھ ہزار نو سو چار " " " سات ہزار

متفرق دو ہزار " " " دو ہزار

چرچ آف انگلینڈ کے خرچ کی تفصیل سنیئے

۱- ۸ سینیر پادری - جنمیں سے پانچ ہزار ہزار تنخواہ پاتے ہیں اور تین آٹھ آٹھ سو - اور باقی الاؤنس وغیرہ دو دو سو - کل اکانوے ہزار دو سو روپیہ خرچ ہوگا۔

۲ بارہ جونیر پادری - انمیں سے ایک کی تنخواہ پانسو ہے اور سات کی ساڑھے چھ سو اور چار کی پانچ سو تیس تیس ہے - کل چھیاسی ہزار چالیس روپے

۳ عارضی اسامی پر ایک پادری چار سو اسی - جس کا سالانہ خرچ پانچہزار سات سو ساٹھ ہوا۔

۴ کلرجی سوسائیٹی کے تین منسٹر ایک دو سو کا اور دو ڈیڑھ ڈیڑھ سو کے - سالانہ خرچ چھ ہزار

۵ ایک پادری ریلوے چرچ لاہور کا - سو روپیہ تنخواہ بارہ سو سالانہ۔

۶ ایکسچینج کمپنسیشن (الاؤنس) نو ہزار چار سو ستاسی

۷ عملہ دفاتر - سولہ کلرک دو ہزار پانسو چوالیس کے - سینتالیس ادنےٰ ملازم تین ہزار چار سو چھپن کے۔

۸ سفر خرچ - تیرہ ہزار پانسو چورانوے۔

۹ گاڑی کا خرچ - چار ہزار پانسو۔

۱۰ کرایہ مکانات - چھ سو روپیہ

۱۱ ٹکٹ تار وغیرہ - چھ سو ستر۔

۱۲ روشنی وغیرہ - چار ہزار دو سو چوراسی۔

۱۳ ادنےٰ ملازم - سولہ اسی

ماورائے ایران ریلوے

پچھلے دنوں جو یورپ اور ہندوستان کو ملانے کے لئے ایک ریل کی تجویز ہوئی تھی - جو ایران میں سے گزرے گی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی سکیم اب بہت کچھ آگے بڑھ گئی ہے - چنانچہ پچھلی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ روس نے اس کام کی ابتدا بھی کر دی ہے اور آلیوت سے استارہ تک ریلوے لائن بنانے کا اجارہ دیدیا ہے اس سے آگے ایرانی علاقہ ہے اور اُمید ہے کہ ایرانی حکومت سے فیصلہ ہو جانے کے بعد ایران و بلوچستان میں سے گزر کر یہ ریل ہندوستان تک آجائے گی ہمیں تو یہ خوشی ہے کہ اس ریل کے بننے پر حج کے لئے خشکی کا راستہ بھی نکل آئے گا اور زیادہ سے زیادہ ایک دن کے سمندری سفر کے بعد بغداد ریلوے کے ذریعہ حج خشکی میں ہو سکیگا اور بہت سے لوگ جو سمندر سے خائف ہیں - حج کی نعمت سے فائدہ اُٹھا سکیں گے۔

آرمینیا کے مسیحی

ابھی بلقان سے ترکوں کا چھٹکارا نہیں ہوا کہ آرمینیا کے مسیحی بغاوت پر آمادہ ہو گئے ہیں - ابھی تک تو وہ باقاعدہ ڈیپوٹیشن قسطنطنیہ بھیج کر حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں - لیکن ان کے سربرآوردہ لوگ ابھی سے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر ترک ان کے مطالبات کو منظور نہ کریں تو شامی مسیحیوں کے ساتھ ملکر ہتھیاروں سے کام لیں اور انھیں امید ہے کہ روس ان کی مدد کریگا - ہاں کیوں نہ ہو - روس اپنی امید دیرینہ برآتے دیکھ کر خاموش کیوں ہونے لگا وہ تو پہلے ہی سے تیار ہے ہاں اگر کوئی غافل ہے تو ترک - اور وہ بھی تبھی چونکینگے جب متحدہ آرمینیا اور شام نے آزادی کا اعلان کر دیا۔

ترکوں میں فساد

شوکت پاشا قتل

لاترجعوا بعدی کفارا یقتل بعضکم بعضا

کیا ہی دردمند وہ دل تھا جس نے نہ معلوم کن کن حولناک واقعات کو قبل از وقت دیکھ کر اپنی اُمت سے یہ درخواست کی تھی کہ دیکھنا ایسا نہ ہو کہ میرے بعد تم ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر ہو جاؤ لیکن افسوس مسلمانوں نے اس نصیحت کو نہ مانا - ترک ان مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں دشمن نے ان کی عزت ان کے وقار ان کی حکومت ان کے ملک کو برباد کر دیا ہے اور ابھی اس کی فوجیں قسطنطنیہ کے دروازہ پر موجود ہیں کہ اس عرصہ میں ترکوں نے اپنے چار بڑے مُدبّروں کو قتل کر دیا ہے - اول ناظم پاشا جس نے عراق میں بہت سی اصلاحات کی تھیں اور ابھی اور اصلاحیں کرتا - اگر یورپین ڈپلومیسی اس کو وہاں سے نکلوا نہ دیتی - ترکوں کے ہی ہاتھوں قسطنطنیہ میں قتل کیا گیا پھر کچھ دنوں کے بعد حسن رضا پاشا جس نے اس جنگ میں سقوطری کے محاصرہ میں مانٹینگرو کو سخت ذلت سے پس و پا کیا البانوی مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا - پھر معلوم ہوا کہ نیازی بے بھی جو بہادری سے جاوید پاشا کی فوجوں کے ساتھ اتحادی فوجوں کا مقابلہ کر رہا تھا ایک البانوی مسلمان کے ہاتھوں مارا گیا - اب سب سے آخری اور تازہ واقعہ شوکت پاشا کے قتل کا ہے - شوکت پاشا عربی نژاد فاروقی النسل بہادر تھا سلطان عبد الحمید کو تخت سے اُتارنے والی فوجوں کا سردار اور کچھ مدت سے وزیر اعظم کا کام کرتا تھا - ترک اگر اسی طرح اپنے مدبّروں کو قتل کرنے لگے تو عیسائیوں کو ان کے تباہ کرنے سے بے فکری ہو جائے گی۔

آزادی کی مخالفت

دو عیسائی فرقوں کی کشمکش - السٹر والے جو پراٹسٹنٹ فرقہ کے ہیں - آئرلینڈ کو الگ پارلیمنٹ ملنے پر ناراض ہیں کیونکہ وہاں کثرت آبادی کیتھولکس کی ہے - انھوں نے جنگ کا اعلان کیا ہے - اور ہتھیار اکٹھے کر رہے ہیں - حال میں کچھ بندوقیں گرفتار کی گئی ہیں جو لارڈ نارتھام کے نام تھیں ان کے بے علمی ظاہر کرنے پر پولیس نے گرفتار کر لیں - یہ اطالوی ساخت کی ہیں - چھ ہزار اور بندوقوں کا پتہ نہیں چلتا

مراکو میں ہسپانیوں کا حشر

مراکو کے علاقہ میں مدت سے فرانس اور ہسپانیہ کی قومیں مخ

مسلمانوں کا کشت و خون کر رہی ہیں۔ لیکن بہادر عرب کسی طرح ان کی بارہ پاؤنڈروں کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے چنانچہ ابھی علاقہ طیطوان پر قبضہ کرنے کے لئے ایک ہسپانوی فوج بھیجی گئی تھی۔ لیکن عربوں نے آتے ہی ان کی ایسی اَدْبھگت کی کہ بیچارہ بیس مقتولوں اور پچاس زخمیوں کا نقصان اُٹھا کر پسپا ہو گئے۔ عرب قبیلوں نے طیطوان کو گھیرا ہوا ہے

افریقہ میں دو بیویوں کا شر

جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ نے اول تو فیصلہ کر دیا تھا کہ تارکان وطن کو اپنی بیویاں وہاں لانے کی اجازت نہ ہوگی۔ لیکن ان کے شور و فغان پر اب اس قدر اصلاح کر دی گئی ہے کہ اگر ایک بیوی ہے تو لا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ اگر کوئی اسلامی گورنمنٹ یہ شرط لگا دے کہ مثلاً کوئی سُور کھانے والا یا شراب پینے والا آدمی وہاں نہ داخل ہو تو غالباً ایک دو حکومتیں اس پر چڑھائی کر دیں۔ لیکن پھر بھی شکر ہے ایک بیوی لیجانے کی تو اجازت ہوئی۔ غالباً یہ بھی حکومت برطانیہ کے زور دینے پر مُنتج ہوگا ؎

مُسلمانوں کی تعلیم کی طرف گورنمنٹ کی توجہ

بہت خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ کے ذمہ دار احکام امپیریل گورنمنٹ کے اعلان کے بعد خود بخود مُسلمانوں کی تعلیمی ترقی کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ابھی آسام کی گورنمنٹ نے تعلیمی ترقی کے لئے ۴۴ وظائف مقرر کئے ہیں۔ جن میں سے ۲۳ صرف مسلمانوں کا حق قرار دیئے گئے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

حاجیوں کے لئے نیا انتظام

پچھلے دنوں گورنمنٹ نے حاجیوں کی سہولت کے لئے واپسی ٹکٹوں کے طریق کے جاری کرنے کا ارادہ کیا ہے اور یہ بھی ارادہ ظاہر کیا ہے کہ صرف ایک ہی کمپنی کو حاجیوں کے لیجانے اور لانے کا ٹھیکہ دیا جائے۔ جس کی موافقت اور مخالفت پر بہت کچھ لکھا جا رہا ہے چونکہ یہ ایک اہم معاملہ ہے اور سب مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے اسلئے انشاء اللہ آیندہ ہفتہ سے ہم بھی اس پر ایک مفصل بحث کرینگے۔ و التوفیق من اللہ۔

گورنمنٹ کا انصاف

مسٹر جسٹس شاہدین جو ایک مدت سے چیفکورٹ پنجاب کی زائد ججی پر کام کر رہے تھے اب چیفکورٹ کی پانچویں ججی پر مستقل کئے گئے ہیں۔ پہلے نہ معلوم کس غلطی کی وجہ سے اس جگہ پر ایک انگریز کا جوان سے جونیر تھا تقرر منظور ہوا تھا۔ لیکن بعد میں گورنمنٹ نے وہ فیصلہ منسوخ کر کے اپنے انصاف کا ثبوت دیدیا ہے اور بہت بڑی اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے کیونکہ حکومتوں کے لئے اپنی غلطی کا اقرار کرنا بہت مُشکل ہے۔

پارلیمنٹ میں آٹے کی بارش

ہم یہ تو نہیں کہتے کہ یورپ نے عورتوں کو وہ حقوق دیئے ہیں جو اسلام نے بخشے مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ عورتیں جو ناقصات العقل ہیں بحیثیت قوام ہونے کے ان کی کافی نگرانی اور تربیت نہیں کی گئی ہے۔ چنانچہ اب یورپ اس کا خمیازہ بھگت رہا ہے۔ انگلستان میں سفریجٹ عورتیں اپنی ایک نادر خواہش کے لئے بہت نقصان پہنچا چکی ہیں۔ اب ۱۱۔ جون کا ذکر ہے کہ پارلیمنٹ میں مسٹر ایسکویتھ وزیر اعظم تقریر کر رہے تھے۔ کہ ایک نوجوان نے ایک سیر آٹے کا تھیلا ان پر کھینچ مارا۔ جو کچھ دُور جا کر بکھر گیا اور مسٹر ایسکویتھ کے لباس کے علاوہ سپیکر اور دیگر ممبران کی کرسیاں بھی آٹے سے سفید ہو گئیں یہ نوجوان بھی حقوق نسوان کے حامیوں میں سے تھا ؎

ٹرکی کا مُستقبل

انگریزی اخبار کا نامہ نگار ٹرکی کا مستقبل نہایت تاریک دکھاتا ہے وہ رقمطراز ہے کہ کمیٹی اتحاد و ترقی نہیں جانتی کہ کس طرح پر اہل شام کی ناراضی کو رفع کر کے انہیں صلح و آشتی پر مائل کرے۔ جبر و تشدد کی پالیسی بھی چھوڑ دیگئی۔ اخبارات کو بھی نسبتاً آزادی دیدی۔ پھر عربی کو سرکاری زبان بنانے سے تالیف قلوب کی کوشش کی گئی مگر اس سے بھی پبلک کا اطمینان نہ ہوا۔ عربوں کی خفتہ طاقتیں بیدار ہو رہی ہیں اور علامات و آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی انقلابی طوفان ظہور میں آنے والا ہے چنانچہ ایک انقلابی اشتہار بھی موجودہ گورنمنٹ کے خلاف خفیہ طور پر لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

خزانے کا یہ حال ہے کہ ایک کروڑ نوّے لاکھ پونڈ کے قریب پُرانا قرض ہے۔ اور دو کروڑ پونڈ کے قریب جدید قرضہ ہے۔ چار کروڑ روپے یہ ہوئے۔ اور سال رواں کے بجٹ میں ۸۰ لاکھ پونڈ کے خسارہ کا اندیشہ ہے۔ مزید برآں برّی بحری حفاظت اور سڑکوں کی تیاری۔ ریلوے۔ بندرگاہوں انہار کے لئے زر کثیر مطلوب ہے۔ اور یہ قرض انگلستان فرانس۔ جرمن کے مہاجنوں کے آستانہ پر ناصیہ فرسائی کے بغیر ملنا دشوار ہے وہ دینگے۔ مگر اس شرط پر کہ ترکی مالیات ایک یوروپین بورڈ کی نگرانی میں دیئے جاویں۔ اور سلطنت کی آمدنی و خرچ کے تمام صیغے اس کے حوالے کئے جاویں جس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہیں کہ سلطنت کے ذرائع حفاظت اجنبیوں کے ہاتھ میں ہوں۔ یہ مشورہ بھی دیا جا رہا ہے کہ سپاہ کے اخراجات ۵ لاکھ پونڈ تک کم کئے جائیں۔ اور زمانہ امن میں ترکی سپاہ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد نہ ہو یعنی ترک برائے نام اپنے رہے سہے علاقوں پر حکمران ہوں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنے بزرگوں کے مزاروں پر فاتحہ خواں رہ جائیں ؎

ہندو مُسلمانوں کا اتفاق

مسٹر اکبر عمر بیرسٹرایٹ لاہور نے ایک انجمن یونینٹ کمیٹی کے نام سے بنائی ہے۔ جس کی غرض ہندو مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنا ہے۔ پچھلے دنوں اس انجمن کا اجلاس مسٹر اکبر عمر کی کوٹھی پر ہوا اور فیصلہ ہوا کہ فوراً گائیوں کی حفاظت کی کمیٹی اپنا کام شروع کر دے اور اسی طرح یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ آیندہ سے ایسے سکولوں کو جو مختلف جماعتوں سے متعلق ہیں۔ کمزور کیا جائے اور ایسے مدارس کی ہمّت افزائی کی جائے۔ جن میں ہر مذہب کے طلبا اکٹھے رہیں اور ایک جگہ تعلیم پائیں بیشک اتفاق ایک بڑی نعمت ہے لیکن جو طریق اس کے حصول کا اختیار کیا گیا ہے وہ غلط ہے مُسلمانوں اور ہندوؤں میں اس وقت تک صلح نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہندو ان دریدہ دہن اڈیٹروں اور مُصنّفین کی زبان نہ روکیں جو مُسلمانوں کے رسُول اور ائمہ کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اگر مسٹر اکبر عمر اور ان کے ساتھ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو وہ حضرت مسیح موعود کی کتاب ایام الصّلح اور پیغام صلح کے اُصول پر کام کریں۔ ورنہ ایں خیال است و محال است و جنون

نئے مجوزہ قوانین

امپیریل کونسل کے آیندہ اجلاس میں جو شملہ پر ہو گا مفصلۂ ذیل اُمور پیش ہوں گے۔ ضابطہ دیوانی و ضابطہ فوجداری کے ترمیمی مسودات۔ مزید قانون حق تصنیف اور موٹر گاڑیوں کا مسودہ۔ علمی حلقوں میں قانون حق تصنیف کا بے صبری سے انتظار کیا جا رہا ہے ✦

سیّد ادریسی کا خط

بنام امام یحییٰ حمید الدین

نوشتہ - ۱۶- ربیع الاوّل ۱۳۳۰ھ -

یہ خط سیّد ادریسی امیر عسیر نے امام یحیےٰ امیر یمن کے نام ارسال کیا ہے - جس میں وہ تمام مجبوریاں بیان کی ہیں کہ جن کیوجہ سے وہ حکومت عثمانیہ کی اطاعت سے گریزاں ہے اس خط کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک افسران انتظام مملکت سے کیسے غافل ہیں اور کس طرح مختلف اقوام کے امراء کو اپنی غفلتوں کی وجہ سے ناراض کر رہے ہیں ۔ چوں قضا آید طبیب ابلہ شود -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از محمدؐ بن علی ادریسی

بجناب حضرت سیّد امام یحیٰی حمید الدین بالقابہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -

جناب والا کے مرسلہ تمام مکرمت نامے موصول ہوئے جن میں سے آخری والانامہ بہمراہی چند معززین جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں - بہو نچکر موجب شرف ہوا -

(۱) جناب فاضل محترم سیّد احمدؐ بن یحییٰ بن قاسم عامر -

(۲) جناب مکرم محمدؐ بن علی ذاری -

(۳) فاضل محترم محمدؐ بن محمدؐ شرعی حولی -

(۴) جناب محترم عبد العزیز بن یحیےٰ بن متوکل -

ان حضرات کی تشریف آوری سے ہمیں بہت مسرت حاصل ہوئی - اور ان کے علوم اور پاکیزہ خیالات سے محظوظ ہونے کا موقعہ ملا اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی -

جناب والا! ہم لوگ تو روز اوّل سے حکومت عثمانیہ سے مصالحت و اتحاد کے خواہشمند ہیں اور سوائے اتحاد و اتفاق کے ان سے کسی امر کے خواہاں نہیں لیکن افسوس کہ جب کبھی ہم نے ان سے اتحاد کی خواہش کی انھوں نے عناد و جدائی سے کام لیا - جس کے ثبوت میں انہیں آخری ایام کے واقعات کا ذکر کر دینا کافی ہے - کیونکہ ان ایام میں اسی مسئلہ پر ہم میں اور ان میں تین بار بلکہ چار بار گفتگو ہوئی ہے - جس میں ہر بار ہم نے ان کے سفیروں کو یہی جواب دیا کہ ہم اتفاق اور مصالحت چاہتے ہیں - لیکن انھوں نے ہر بار اعراض کیا - جس کی بنا تکبر اور نخوت اور ہماری تحقیر پر تھی -

پہلی بار محمد توفیق کے واسطہ سے گفتگو ہوئی - جبکہ وہ آخری مرتبہ یہاں آیا تھا - اس موقعہ پر ہم نے صرف چند ضوابط جو بالکل معمولی اور نہایت ہی سادہ تھے - پیش کئے کیونکہ اس وقت تک ابھی خونریزیاں وقوع میں نہیں آئی تھیں وہ ضوابط مندرجہ ذیل تھے -

(۱) ہم لوگ صرف اپنے علاقہ و حدود میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرینگے اور یہاں ہر طرح سے امن قائم رکھنے اور ہر ایک قسم کے فساد کو دور کرنے کی کوشش میں رہیں گے

(۲) حکومت عثمانیہ کے سرکاری مقامات بدستور بحال رہینگے اور تمام ملکی نظم و نسق حکومت عثمانیہ کے متعلق ہوگا - ان اُمور سے ہمیں کسی قسم کا تعرض نہیں ہوگا -

(۳) محاصل میں بھی ہمارا کوئی حق نہ ہوگا اور بدستور حکومت عثمانیہ ہی وصول کیا کرے گی -

(۴) قاضیوں اور ملکی افسروں کا مقرر کرنا اور ان کی تنخواہوں کا انتظام بھی حکومت عثمانیہ کے ساتھ ہی تعلق رکھے گا غرض ہر طرح سے انتظام آپ لوگوں کے ہاتھ میں رہے گا - اور ہمیں اس سے کچھ بھی سروکار نہیں ہوگا -

(۵) جازان کا انتظام بدستور سابق رہے گا - اور اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جائے گی -

(۶) ان بلاد میں فوجی طاقت زیادہ نہ کیجائے گی بلکہ بدستور سابق رہے گی -

(۷) امیر مکّہ حاجی صلح بن حسن اور اس کے ساتھی کو رہا کردیگا اور ہم لوگ انمیں اور آپ لوگوں میں باہم مصالحت کرائینگے

ان ضوابط کی سادگی اور بالکل معمولی ہونا یقیناً ایک منصف - حق جو کو تعجب میں ہی نہیں ڈالے گا بلکہ بے اختیار اسے ان پر ہنسی آجائے گی - کیونکہ انہیں کسی صورت میں بھی شرائط کے نام سے نامزد نہیں کیا جاسکتا - لیکن چونکہ ہمیں محض امن عامّہ اور رفع فساد عن البلاد العباد مقصود ہے اس لئے ہمیں اپنے جائز شروط و حقوق بھی نظر انداز کرنے پڑے -

اس کے جواب میں جو کچھ ان کی طرف سے ظہور میں آیا اگر اسے ہمارے خطاب کا نقیض کہا جاوے - تو بے جا نہ ہوگا اور وہ یہ تھا کہ انھوں نے ایک عظیم الشان فوج زیر کمان محمد علی پاشا و محمد راغب بک جازان میں بھیجدی اور اسے کئی ہزار فوجیوں سے ایسا بھر دیا کہ پاؤں دھرنے کی جگہ باقی نہ چھوڑی - حاجیوں پر ظلم و تعدی کی - پہلے بھی کچھ کمی نہ تھی اب اور بھی بدرجہا بڑھ گیا اور انھیں جیل خانوں میں قید کرنے لگ گئے - چنانچہ سال رواں کے حج کے موقعہ پر المعؔ کے کئی ایک حاجیوں کو قید کر لیا گیا اسپر قمع پر چڑھایا گیا - کہ عسیری (افسر علاقہ امیر حسین بن عون کے ماتحت ہے - ادہر (امیر مکّہ) رفیق عزّت پاشا رکے تحت جب ایک بڑی فوج بھیجی گئی - تو انھوں نے مصر کے راستہ ہمیں یہ پیغام بھیجا کہ اگر تم اپنی بھلائی اور سلامتی چاہتے ہو تو ہمارے لئے امام کی طرف جانے کا وہ راستہ کھولدو جو تمہارے مقبوضہ بلاد کے بیچ میں سے گذر کر جاتا ہے - ہمنے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور اسی کے آگے ہاتھ پھیلائے کہ اے خدا ہمیں ان ظالموں کے ہاتھ سے بچا - فالحمد للہ کہ ہر حال میں نصرت الٰہی ہمارے شامل حال رہی - اور انجام ہمارے حق میں بہتر ہوا -

دوسری بار خود جناب والا کی وساطت سے جبکہ عزیز بک آپ کے پاس آیا تھا - اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی اس وقت جو کچھ آپ نے فرمایا ہم نے بسرو چشم قبول کیا - لیکن ان کی طرف سے جو جواب تھا وہ ایک ناممکن امر اور محال شرط کے ساتھ مشروط تھا اور وہ یہ کہ ہمیں آستانہ عالیہ حاضر ہونا ہوگا - بس سے آپ کو صاف طور پر ان کا اعراض ثابت ہوگیا تھا - حالانکہ آپ نے بھی بہت ہی کوشش و سعی فرمائی - جیسا کہ ہمارے بعض مخلص احباب سے عزیز بک نے مصر میں پہنچ کر اس کا ذکر کیا - اور یہی نہیں بلکہ آپ نے دوبارہ بھی یہ بات ان کے آگے بہت زور دے کر پیش کی - لیکن اُنھوں نے کسی کی ایک نہیں مانی - عزّت پاشا نے روک رکھا اور ۳۹ رسالے لے کر ہمارے سر پر آنے کو تھا کہ خداوند کریم نے اپنے فضل سے روک ڈال دی - اور اس کی رحمت ہمارے شامل حال ہوئی نہ اس نے صرف اس غم و اندوہ کے پہاڑ کو ہم سے دور کر دیا - بلکہ اس مصیبت کو خود ان پر ڈال دیا - اور ان پر ایسے لوگوں کو مُسلّط کر دیا - جو عباداً لنا اولی بأس شدید - فجاسوا خلال الدیار کے پورے مصداق تھے - وکان وعداً مفعولاً -

تیسری بار سیّد شراعی کے واسطہ سے اسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی - اس وقت بھی ہم نے یہی جواب دیا مگر افسوس کہ ان کی طرف سے بکلی خاموشی رہی -

چوتھی بار - جب اطالویوں کے ہاتھ سے اُنپر بلا آئی - تو سلیمان پاشا کمشنر علاقہ عسیر (اسیر) کی طرف سے ہمیں ایک مراسلہ موصول ہوا - جس میں اس نے ہمیں مصالحت و مواخات کی طرف مدعو کیا تھا - جس کا جواب ہم نے مرحبا اہلاً و سہلاً سے دیا ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ اسلام

سیرۃ النبیؐ

تاریخ کے بڑے بڑے پہلوؤں میں سے ایک بہت بڑا پہلو تاریخ بنانیوالوں کا حال بھی ہوتا ہے کہ وہ کس قسم کے لوگ تھے۔ اگر تاریخی واقعات ہمیں یہ علم دیتے ہیں کہ فلاں فلاں باتوں کا انجام نیک یا بد نکلتا ہے تو تاریخ کے بنانیوالوں کی سیرت ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ کس قسم کی سیرت کے لوگوں سے کیسے کیسے واقعات سرزد ہوتے ہیں۔ اس لئے تاریخ اسلام کے باب میں سب سے پہلے میں نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ تاریخ اسلام کے بانی کی سیرت بیان کروں کہ جس پر سب مسلمان جان و دل سے فدا ہیں اور جس کی نسبت خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ پس تاریخ اسلام کو پڑھ کر جو نتائج انسان نکال سکتا ہے اور جو جو فوائد اس سے حاصل کرسکتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر اس پاک انسان کی سیرت پر غور کرکے نفع اٹھا سکتا ہے۔

سیرت نبوی کے لکھنے کے مختلف طریق ہیں اول تو یہ کہ عام تاریخوں سے لکھی جاوے۔ دوسرے یہ کہ احادیث سے جمع کی جاوے۔ تیسرے یہ کہ قرآن شریف سے اقتباس کی جاوے پہلا ماخذ تو بہت ادنیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں دوست دشمن کی رائے کی تمیز کرنا ایک مشکل بلکہ محال کام ہے۔ دوسرا ماخذ یعنی حدیث سے واقعات کا جمع کرنا زیادہ قابل اعتبار ہے کیونکہ مؤرخین کی طرح محدثین ہر ایک سُنی سُنائی بات کو نہیں لکھ دیتے بلکہ روایت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک برابر چلاتے ہیں اور پھر روایت کرنے والوں کے چال چلن کو خوب پرکھ کر انکی روایت نقل کرتے ہیں۔ تیسرا طریق قرآن شریف سے آنحضرتؐ کی سیرت لکھنے کا ہے اور یہ سب سے اعلیٰ اکمل اور تمام نقصوں سے پاک ہے۔ لیکن یہ کام بہت ذمہ واری کا ہے اس لئے سردست میں نے پہلے اور تیسرے ماخذ کی بجائے دوسرے ماخذ کو اختیار کیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو کسی وقت قرآن شریف سے بھی آنحضرت کی سیرت لکھنے کا ارادہ ہے لیکن چونکہ اختصار اور صرف اعلیٰ درجہ کی روایات کا درج کرنا ہی مقصود ہے اس لئے احادیث میں سے بھی میں نے صرف بخاری کو چنا ہے اور یہ مختصر سیرت صرف بخاری جیسی معتبر کتاب سے لی ہے اور اس کے سوا کسی اور حدیث سے مدد نہیں لی۔

باوجود اس کے کہ صرف بخاری کی احادیث سے جو اصح الکتب ہے میں نے یہ سیرت اختیار کی ہے۔ پھر بھی اختصار پر اختصار سے کام لیا ہے اور اس کو صرف رسول کریم کی سیرت کا ایک باب سمجھنا چاہیئے ورنہ اس بحر کنار کو عبور کرنا تو کچھ آسان کام نہیں چونکہ پیاروں کی ہر ایک بات پیاری ہوتی ہے اور ان کی شکل و شباہت چال ڈھال اور لباس و خورد و نوش کا طریق بھی دلکش اور محبت افزا ہوتا ہے اس لئے ابتداء میں میں انہیں باتوں کو بیان کرونگا۔ سیرت کے ساتھ اگر صورت اور عادات بھی مل جاویں تو وہ آدمی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

پہلا باب

آپ کا حلیہ - لباس - عمر - اور بعض دیگر طریق عمل

رسول کریمؐ فداہ نفسی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے آپکی پیدائش سے پہلے آپکے والد عبداللہ فوت ہوچکے تھے آپ کو آپ کی والدہ آمنہ اور دادا عبدالمطلب نے پرورش کیا لیکن یہ دونوں بھی آپکی صغرسنی ہی میں فوت ہوگئے جس کے بعد آپکے چچا ابوطالب آپکے نگران رہے آپ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی اور ساری عمر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں اور اس کے نام کو دنیا میں بلند کرنے میں خرچ کی۔ دنیا میں نہ کوئی ویسا پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ تمام انسانی کمالات آپ پر ختم ہوگئے۔ تقوے کی سب راہیں آپنے طے کیں اور محبت الٰہی کے تمام دروازوں میں سے گذرے۔ حتےٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء کا خطاب دیا اور ہمیشہ کے لئے اپنے دربار کی رسائی کے لئے آپکی اتباع کو شرط قرار دیا۔

آپ کا حلیہ

آپ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے اور نہ پستہ قد۔ آپکا رنگ بہت خوبصورت تھا نہ تو بالکل سفید جیسے سردممالک کے لوگوں کا ہوتا ہے اور نہ گندم گوں آپکے بال نہ تو گھونگر والے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ کسی قدر خمدار تھے۔ آپ کے بالوں کا رنگ کسی قدر سرخی مائل تھا اور بڑھاپے میں کچھ بال کنپٹیوں کے پاس سے سفید ہوگئے تھے باقی بال کالے ہی رہے۔ سر کے بال آپ لمبے رکھتے تھے جو کانوں کی لو تک آتے تھے۔ آپ ہمیشہ بالوں میں کنگھی کرتے اور آخر عمر میں مانگ بھی نکالتے تھے۔ سر میں تیل یا خوشبو لگانا بھی آپ کی عادت میں داخل تھا۔ آپ کا جسم بہت نازک اور ملائم تھا اور آپ کے جسم میں سے خوشبو آتی تھی۔ آپکا سینہ چوڑا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان بہت فاصلہ تھا۔ آپکے ہاتھ پاؤں موٹے تھے اور ہتھیلیاں خوب چوڑی تھیں آپ سوتی کپڑے کو اور خصوصاً دھاری دار کو زیادہ پسند فرماتے تھے اور اسی قسم کے کپڑے میں آپ دفن بھی کئے گئے تھے لیکن درحقیقت جس قسم کا کپڑا ہوتا آپ اُسے استعمال کرلیتے اپنے آقا کی ہر ایک نعمت کا شکر کرتے۔

بات کرنے کا طریق

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ اکثر اوقات بات تین دفعہ دُہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ جاویں اور سلام بھی تین دفعہ کرتے اسی طرح حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ بات ایسی آہستگی کے ساتھ کرتے کہ اگر کوئی چاہے تو آپ کے لفظ گن لے اور جس طرح دوسرے لوگ جلدی جلدی بات کرتے ہیں آپ ایسا نہ کرتے تھے۔

کھانے پینے کے متعلق

آپ تمام طیب اشیاء کھاتے تھے۔ لیکن اس بات کا لحاظ رکھتے تھے کہ وہ صدقہ نہ ہوں حتےٰ کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں بعض دفعہ گھر جاتا ہوں اور وہاں بستر پر کوئی کھجور پڑی دیکھتا ہوں تو پہلے تو کھانے کے لئے اُٹھا لیتا ہوں لیکن پھر اس خیال سے کہ کہیں صدقہ نہ ہو۔ پھینک دیتا ہوں۔ اس بات سے اس وقت کے مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ ان کا رسول صدقہ سے کس قدر پرہیز کرتا تھا۔ اب تو بعض لوگ اچھا بھلا مال رکھتے ہوئے بھی صدقہ کے لینے میں مضائقہ نہیں کرتے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی چیز آپ کو دیتا آپ پوچھتے اگر ہدیہ ہوتی تو خود بھی استعمال فرماتے۔ ورنہ آس پاس کے غرباء میں تقسیم کردیتے۔ آپ کی خوراک ایسی سادہ تھی کہ اکثر کھجور اور پانی پر گذارہ کرتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ کے انصار ہمسا[illegible] بھیجتے۔ تو آپ ہم لوگوں کو پلا دیتے لیکن باوجود اس قدر سادگی کے طیبات سے پرہیز نہ تھا اور جھوٹے صوفیوں کی طرح آپ طیبات کو ترک نہ کر بیٹھے تھے بلکہ آپ عمدہ سے عمدہ غذائیں جیسے مرغ وغیرہ بھی کھا لیتے تھے۔ پانی پیتے وقت آپ کی عادت تھی کہ تین دفعہ بیچ میں سانس لیتے اور یکدم پانی نہ چڑھا جاتے نہ صرف اس میں آپ کا وقار پایا جاتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صحت کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ گوشت کو آپ پسند فرماتے تھے لیکن اس کا زیادہ استعمال نہ تھا کیونکہ سادہ زندگی کی وجہ سے آپ کھجور اور پانی پر ہی کفایت کرلیتے

ایک صحابی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کے سامنے کدو پکا کر رکھا گیا تو آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ ان تمام کھانوں کے ساتھ آپ اصل مالک کو نہ بھولتے بلکہ خدا کا نام لے کر کھانا شروع کرتے اور دائیں ہاتھ سے کھاتے اور اپنے آگے سے کھاتے اور جب کھا چکتے تو فرماتے کہ الحمد للّٰہ حمداً کثیراً طیّباً مبارکاً فیہ غیر مکفیٍّ ولا مودّعٍ ولا مستغنًی عنہ ربّنا۔ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ بہت بہت تعریفیں پاک تعریفیں۔ برکت والی تعریفیں۔ ایسی تعریفیں کہ جو ایک دفعہ پر بس کرنیوالی نہ ہوں جو چھوڑی نہ جاویں۔ جن کی ہمیشہ عادت ہے۔ اے ہمارے ربّ) یعنی مولا تیرا شکر تو میں بہت بہت کرتا ہوں پر تو بھی مجھ پر رحم کر اور آج کے انعام پر ہی بس نہ ہو جائے۔ بلکہ تو ہمیشہ مجھ پر انعام کرتا رہ اور میں ہمیشہ تیرا شکر کرتا رہوں۔ اس دُعا پر غور کرو اور دیکھو کہ کھانا کھاتے وقت آپ کے دل میں کیا جوش موجزن ہوتے اور کیا شکر کا دریا پھوٹ کر بہ رہا ہو گا۔ پھر اس پر بھی غور کرو کہ لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ یعنی تمہارے لئے رسول کریمؐ ایک بہتر سے بہتر نمونہ ہے جس کی تمہیں پیروی کرنی چاہیئے +

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الاسلام

سچے دل سے مسلمان ہی عبادت کر سکتا ہے

مذاہب کی غرض

اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ کل مذاہب کی اصل غرض انسان کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بنانا ہے اور اس کے تمام کاموں میں ایک ایسا طریق مقرر کرنا ہے کہ جس پر چل کر اس کے تمام کاموں میں عبادت الٰہی کا رنگ آ جائے اور اس کی ہر ایک حرکت و سکون اسی کے لئے ہو جائے۔ پس سچا مذہب وہی ہے اور ضرور وہی ہے جو انسان کے اندر فرمانبرداری اور عبادت کا مادہ پیدا کر سکے اور ایسے طریق اختیار کرے کہ جن سے انسان خود بخود طوعاً یا کرہاً اپنے مالک کے سامنے گر جائے اور اپنے کل کاموں کو اُسی کے سپرد کر دے اور اپنی گردن اس کے آگے جھکا دے اور اپنی خواہشات کو اس کے لئے قربان کر دے اور اپنے ارادوں کو اس کے لئے چھوڑ دے۔ غرض اسی کی رضا میں اپنی رضا سمجھے اور اسی کی خوشی میں اپنی خوشی قرار دے۔

عبادت کا طریق

جب ہم فطرت انسانی کو دیکھتے ہیں تو معلوم کرتے ہیں کہ انسان کسی کی فرمانبرداری دو وجہ سے ہی کرتا ہے یا تو محبت سے یا خوف سے۔ بہت ہیں جو محبّت کی وجہ سے کسی پر اپنی جان قربان کر دیتے ہیں اور بہت ہیں جو خوف کی وجہ سے کسی کی خدمت میں اپنی عمر صرف کر دیتے ہیں۔ بعض فطرتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر ان سے ذرا سختی کی جائے تو وہ بالکل متنفر ہو جاتی ہیں اور پھر وہ کام جس کی وجہ سے اُن سے سختی ہوئی ہو کر ہی نہیں سکتیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جنہیں جس قدر پیار کرو اسی قدر کھنچتے ہیں اور کام خراب کرتے ہیں۔ ہاں سختی اور درشتی کے ساتھ جتنا چاہو اُن سے کام لے لو۔ ماں باپ پہلے اپنے بچّوں کو پیار کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں جب نہ مانیں تو مارنا بھی پڑتا ہے۔ اگر کوئی والدین ایسے ہوں کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ سختی کے موقعہ پر نرمی سے برتیں یا ایسے ہوں کہ نرمی کے موقعہ پر سختی سے کام لیں تو ان کی اولاد کا خراب ہو جانا یقینی ہے۔ اسی طرح جو مذہب صرف نرمی اور محبت کی تعلیم دیں وُہ بھی تمام دنیا کے رہبر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کی تعلیم کے ماتحت وہ لوگ کبھی درست نہیں ہو سکتے۔ جو سختی کے بغیر فرمانبرداری کر ہی نہیں سکتے اور وہ مذہب بھی دنیا کی اصلاح نہیں کر سکتے جو صرف سختی سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ جو سختی پر اور خراب ہو جاتے ہیں۔ انکی ان مذاہب سے اصلاح نہیں ہو سکتی ہاں وہی مذہب سچا اور خدا کا مذہب ہو سکتا ہے۔ جو کہ فطرت انسانی کے عین مطابق ایسی تعلیم دے کہ جس سے نہ صرف ان لوگوں کی اصلاح ہو جو کہ محبت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کی بھی جو غضب۔ اور سختی سے اصلاح پذیر ہوتے ہیں یعنی وہ مذہب محبت اور سزا کا جامع ہو۔

خدا محبّت ہے

مسیحی کہتا ہے کہ خدا محبت ہے اور یہ فقرہ کانوں کو اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن کیا اس تعلیم سے وہ لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو ہمیشہ تمرد اور سرکشی کی طرف مائل رہتے ہیں اور بغیر سزا کے نہیں مانتے جب وہ کفارہ پر ایمان لے آئیں گے اور خدا محبت ہے کی آواز سُنیں گے۔ تو اس کے بعد وہ کبھی نیکی کی طرف متوجہ نہ ہونگے کیونکہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔

ایک گناہ کے بدلے ہزاروں جونیں

ایک طرف مسیحی خدا کو محبت قرار دیتا ہے۔ تو آریہ مذہب اس کی نسبت یہ ظاہر کرتا ہے کہ جو گناہ ہو گیا سو ہو گیا۔ اب انسان کو اس کے بدلے ہزاروں جونوں کے چکر میں جانا پڑے گا اور اس کے بخشوانے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اس اصول کو دیکھ کر ہزاروں ایسی فطرتیں ہیں جو کہہ اُٹھینگی کہ ہم ایسی ہستی کی اطاعت نہیں کر سکتے بعض ایسے بھی ہوں گے جو کہیں گے کہ اب کئی قسم کے گناہ تو ہو ہی چکے ہیں اور جونوں کے چکر میں تو جانا ہی ہے۔ چلو پھر خوب گناہ کر لو اس دنیا کا عیش تو مل جائے۔

فطرت کے مطابق مذہب

ہاں ایک مذہب اسلام ہے جس نے دونوں فطرتوں کا لحاظ رکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب فطرتوں کے خالق کی طرف سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء قرآن شریف میں ہی اس بات کا اشارہ فرمایا ہے اور سورہ فاتحہ میں اس نے ان دونوں فطرتوں کے لوگوں کو انکی فطرتوں کے مطابق تعلیم دی ہے اور چونکہ پہلے محبّت سے کام لیا جاتا ہے اس لئے پہلے محبت کے بڑھانے والی باتوں یعنے حسن و احسان کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔ سب تعریف اس ذات کے لئے ہے۔ جو سب عیبوں سے پاک اور سب خوبیوں کی جامع ہے یہ تو گویا اس کے ذاتی حسن کا ذکر فرمایا ہے۔ بعد اس کے اللہ تعالیٰ اپنے احسان کا یوں ذکر فرماتا ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ تمام انسانوں۔ حیوانوں۔ جمادات و نباتات کا رب ہے۔ خواہ ایک بادشاہ ہو خواہ فقیر ہو خواہ مؤمن ہو خواہ کافر ہو وہ سب کو اس وقت سے جبکہ وہ ایک بیج کی طرح ہوتے ہیں۔ بڑھاتا ہے اور رفتہ رفتہ ترقی دے کر کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ اور کوئی چیز نہیں کہ جو اس کی ربوبیّت سے الگ ہو بڑی سے بڑی ہستی سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے ذرہ تک اس کی ربوبیّت کے ماتحت ہے اس کے احسان کا ذکر سُن کر چونکہ فطرتاً انسان کا خیال اس طرف راجع ہوتا ہے کہ جب اس نے میرے جسم کے لئے یہ سامان کئے ہیں تو میری رُوح کے لئے کیا سامان کیا ہو گا اسلئے فرماتا ہے کہ الرحمٰن تمہارا خدا الرحمان بھی ہے اور قرآن شریف کے ایک دوسرے مقام کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ الرّحمٰن علّم القراٰن۔ قرآن شریف کا اُترنا صفت رحمانیّت کے ماتحت ہے پس الرحمان میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ تمہاری رُوح کے لئے بھی اس نے سامان مہیّا کیا ہے اور قرآن شریف جیسی پاک کتاب اُتاری ہے اس لئے بعض انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کتاب پر عمل کر کے مجھے کیا فائدہ ہو گا۔ سو فرمایا کہ الرّحیم وہ الرحیم ہے یعنے نیک عمل کرنے والوں کے اعمال ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ

انکا بہتر سے بہتر بدلہ دیتا ہے یہ تو ہُوا اس کے حُسن و احسان کا ذکر۔ ہاں جو لوگ اس کا مقابلہ کریں تو ان کے لئے فرماتا ہے کہ مالک یوم الدین۔ یعنی وہ انجام کے دن کا مالک بھی ہے، اگر تم پیار سے نہیں مانتے۔ تو اس کے اختیار میں یہ بھی ہے کہ تمہیں سخت سزا دے اور اس طرح تمہیں درست کر دے۔ چنانچہ اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ہزاروں قسم کے عذاب اس دُنیا میں بھی موجود ہیں کہ جن سے خدا شریروں کو سزا دیتا ہے۔ اب ان آیتوں کو پڑھ کر خواہ ایسا انسان ہو جو محبّت سے اطاعت کرتا ہے یا وہ ہو جو خوف سے اطاعت کرتا ہے دونوں بے اختیار بول اُٹھتے ہیں کہ ایاك نستعین۔ مولا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے اس کام میں مدد مانگتے ہیں۔ یہ ہے وہ تعلیم جو ہر قسم کی فطرتوں کی ہدایت کرتی ہے۔ اور جو اس قابل ہے کہ انسان کو خدا تک پہنچا دے ورنہ دوسرے تمام مذاہب ناقص ہیں اور اس قابل نہیں کہ ہر ایک انسان کی فطرت کے مطابق اس کی ہدایت کر سکیں بلکہ ایک ایک پہلو پر ان کی تعلیم ختم ہو جاتی ہے۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو فطرت کے مطابق ہے اور اس لئے وہی ہے جو فطرتوں کے خالق رب العالمین کی طرف سے ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیق المسیح

عـ۱

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعض کتب میں نبوت کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک تشریعی نبوت اور ایک غیر تشریعی نبوت۔ اسی طرح لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری موسوی سلسلہ کے آخری خلیفہ تھے اور وہ حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے۔ اور پھر ان سے اپنی مماثلت بتلائی ہے۔ اس پر بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ تشریعی نبوت اور غیر تشریعی نبوت کا کیا ثبوت ہے اور قرآن شریف کی کن آیات میں اس قسم کی نبوّت کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر اگر ثابت بھی ہو جائے کہ شریعت کی دو قسمیں ہیں تو یہ کہاں سے معلوم ہُوا کہ حضرت مسیح ناصری شریعت لے کر نہ آئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف ان کی طرف سے فرماتا ہے کہ واٰتانی الکتاب۔ مجھے (خدا نے) کتاب دی ہے۔ اسی طرح فرمایا ہے۔ فلیحکم اهل الانجیل (بالانجیل) اور چاہیئے کہ اہل انجیل انجیل کے مطابق فیصلہ کریں۔ اور پھر مسیح کی بعثت کی نسبت فرماتا ہے کہ لِاُحِلّ لکم بعض الّذی حرم علیکم۔ یعنی حضرت مسیح اس لئے آئے تھے کہ بعض چیزیں جو تمہارے لئے حرام کی گئی تھیں۔ وہ حلال کر دیں۔ پس ان آیات کی موجودگی میں کیونکر کہا جاتا ہے کہ انکی نبوت تشریعی تھی۔

تشریعی نبوّت اور غیر تشریعی نبوّت

اوّل تو میں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن شریف سے یہ دونوں قسم کی نبوّتیں ثابت ہیں اور خود ساختہ نہیں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدیً و نور یحکم بھا النبیون الّذین اسلموا لِلّذین ھادوا و الرّبّانیّون والاحبار بما استحفظوا من کتٰب اللّٰہ وکانوا علیہ شھداء۔ تحقیق ہم نے اُتاری ہے توراۃ۔ کہ اس میں نور و ہدایت ہے۔ اور اس پر فیصلہ کرتے ہیں انبیاء جو کہ فرمانبردار ہوئے ان لوگوں کے لئے جو یہودی ہیں۔ اور ربانی اور احبار اس وجہ سے کہ وہ حفظ کرائے گئے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے۔ اور وہ اس پر گواہ تھے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تورات کے مطابق ایک جماعت انبیاء کی فیصلہ کرتی رہی ہے۔ کیونکہ جمع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ کچھ انبیاء ایسے بھی گذرے ہیں کہ جو بغیر شریعت کے آئے تھے۔ اور ان کو نبوّت تشریعی نہیں ملی تھی۔ بلکہ ان کے فیصلے تورات کے مطابق ہوتے تھے۔ اور ان کا کام صرف تزکیہ اور تعلیم تھا۔

چنانچہ اس آیۃ کی تفسیر میں نواب صدیق حسن خاں صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ المراد بالنبیین الذین بعثوا بعد موسیٰ و ذلك ان اللّٰہ بعث فیھم الوفا من الانبیاء لیس معھم کتاب انّما بعثوا باقامۃ التوراۃ و احکامھا و حمل الناس علیھا۔ یعنے نبیوں سے مُراد وہ ہیں۔ جو موسیٰ کے بعد مبعوث ہوئے۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہزاروں انبیاء ایسے بھیجے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی کتاب نہ تھی وہ صرف توراۃ اور اس کے احکام کے قائم رکھنے۔ اور لوگوں کو اس پر چلنے کی ترغیب دینے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ پس اس آیۃ کے ہوتے ہوئے یہ اعتراض کرنا بالکل بیجا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تشریعی نبوت اور غیر تشریعی نبوت۔ نبوت کی دو قسمیں کیونکر قرار دی ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کی تصدیق میں اور آیات بھی ہیں جیسا کہ تلك الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض منھم من کلّم اللّٰہ و رفع بعضھم درجٰت واٰتینا عیسی ابن مریم البیّنٰت وایّدناہ بروح القدس۔ یعنے یہ رسُول ہیں کہ انہیں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔ انہیں سے بعض سے ہم نے کلام کیا ہے۔ اور بعض کے درجات بلند کئے ہیں اور ہم نے عیسےٰ ابن مریم کو دلائل دیئے ہیں۔ اور روح القدس سے اس کی مدد کی ہے۔ اب اس آیت پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض انبیاء سے ہم نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کئے۔ اب اگر کلام سے مُراد صرف الہام ہے تو ماننا پڑے گا کہ بعض انبیاء کو الہام تک نہ ہُوا تھا۔ اگر ایسا تھا تو پھر وہ نبی کیونکر بن گئے۔ پس کلام کی کوئی خاص توجیہ کرنی پڑے گی اور وہ یہی ہو سکتی ہے۔ کہ بعض انبیاء سے تو کلام شریعت کیا اور بعض کو درجات کی بلندی کے لئے نبی کا خطاب دیا ہے۔ ورنہ کوئی شریعت ان پر نازل نہیں ہوئی۔

اس بات کا ثبوت کہ حضرت مسیح کی نبوت تشریعی نہ تھی بلکہ وہ صرف بشارات لے کر آئے تھے انشاء اللہ تعالیٰ اگلے نمبر میں دیا جائے گا ٭

حضرت اقدسؑ کی پُرانی نظمیں۔

جو اب تک شائع نہیں ہوئیں۔ اخبار الفضل میں انشاء اللہ چھپا کریں گی۔ چند متفرق اشعار ہدیہ ناظرین ہیں۔

(۱)
تو نُورِ ہر دو جہانی ترا شناختہ ام
ہمہ تن اند و تو جانی ترا شناختہ ام

(۲)
مردم بدرد عشق و صنم را خبر نہ شد
صد آہ کردم و بدل او اثر نہ شد

(۳)
دامن کشاں روی ز من اے یار مہوشم
دستم نمے رسد کہ دولت را بجود کشم

(۴)
آمد تمام شہر بہ بیمار پُرسی ام
واں شوخ دیدہ بین کہ بدیں طرف رو نکرد

(۵)
اے مونس جان سبے مزارم
فرسود ز غم تن نزارم

(۶)
بر من غم فرقت تو سخت است لو
دریاب کہ سخت گشت کارم

(۷)
ہفت کشور گر ز حالم بے خبر باشد چہ باک
من از یں نالم کہ جاناں ہم نے دارد خبر

(۸)
گوش باید کرد قول کاملاں در علم و عقل
گفتۂ ہر نا تراشیدہ نہ باشد معتبر

(۹)
عاقلاں را یک اشارت مے کند در دل اثر
جاہلاں را دفتر صد پند ناید کارگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امر بالمعروف
وقت کی قدر کرو

پیشتر اس کے کہ مختلف قسم کی بدعات اور رسومات اور کمزوریوں پر مضامین کا سلسلہ شروع کیا جائے میں اپنے بھائیوں کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ وقت کی قدر ہے۔ جو قومیں وقت کی قدر کرنا نہیں جانتیں اور اُسے ضائع کرتی ہیں وہ کبھی بھی سرسبز وشاداب نہیں ہوتیں۔ اور ہمیشہ ذلیل و رسوا رہتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید اگر تم شکر کرو۔ تو مجھے قسم ہے کہ میں تم پر اپنے احسانات کو اور بھی وسیع کر دونگا اور اگر تم ناشکری کروگے۔ تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔ اس آیت کے ماتحت جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہیں۔ سخت دُکھ پاتے ہیں۔ اور آخر وہ نعمت اُن سے چھین لی جاتی ہے +

اگر کوئی شخص مدت تک اپنے ہاتھ سے کام نہ لے تو ضرور ہے کہ کچھ مدت کے بعد وہ ہاتھ سوکھ جائے اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی آنکھوں کو بند رکھے اور ان سے کام نہ لے تو اس سے وہ نعمت چھین لیجاتی ہے اور کچھ مدت کے بعد اسکی آنکھیں جاتی رہتی ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو لوگ اپنے قوٰی سے کام لیتے رہتے ہیں وہ دن بدن اور زیادہ قوی ہوتے جاتے ہیں آنکھوں کے استعمال کرنے والوں کی آنکھیں تیز ہوجاتی ہیں اور ورزش جسمانی کرنے والوں کی بدنی طاقت بہ نسبت انکے جو ورزش نہیں کرتے بہت زیادہ ہوتی ہے غرضکہ اللہ تعالےٰ نے جسقدر نعمتیں دی ہیں جتنا انھیں برمحل استعمال کرو۔ وہ ترقی ہی کرتی ہیں اور گھٹتی نہیں +

پس جو لوگ وقت کی عظیم الشان نعمت کو استعمال نہیں کرتے یونہی ضائع کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سے وہ نعمت لے لیتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاما الزبد فیذھب جفاءً واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض۔ جو تو جھاگ ہوتی ہے وہ تو ناکارہ چلی جاتی ہے۔ اور جو کچھ لوگوں کو نفع دیتا ہے وہ زمین میں قائم رہتا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ صرف انھیں قوموں کو لمبی عمر دیتا ہے کہ جو اپنے اوقات کو مفید کاموں میں لگاتی ہیں ورنہ جو اپنے اوقات کو ضائع کرتی ہیں وہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں بلکہ مرجاتی ہیں +

مسلمانوں کی پہلی حالت

ایک وقت ایسا تھا کہ مسلمان اپنے وقت کی قدر کرتے تھے۔ اور باتونمیں ضائع نہیں کرتے تھے اور اگر آپس میں باتیں کرنیکا موقعہ ملتا بھی۔ تو وہ ذکر الٰہی اور دین کے معاملات میں گفتگو شروع کردیتے تھے یہی وجہ تھی کہ خدا نے ان کو مدتوں تک زندہ رکھا۔ اور جس نے ان کو ہلاک کرنا چاہا۔ انھیں ہلاک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں مومنوں کی نسبت بیان فرماتا ہے کہ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ وہ لغو سے پرہیز کرتے ہیں لیکن

آجکل کے مسلمانوں کی حالت

یہ ہو رہی ہے کہ وہ اپنے اکثر اوقات لغو ہی میں صرف کر دیتے ہیں وہ نہیں دیکھتے کہ کس قدر عظیم الشان کام انکے سپرد کئے گئے ہیں اور پھر یہ نہیں دیکھتے کہ کسقدر محدود عرصہ میں وہ سب کام انھیں کرنے ہیں۔ کچھ وقت تو سو کر خراب کر دیتے ہیں اور کچھ وقت اِدھر اُدھر کی باتوں میں خرچ کرتے ہیں۔ کچھ اپنے بناؤ سنگار اور لباس کے درست کرنے میں کچھ تماشا دیکھنے اور تفریح طبع میں صبح سے شام تک۔ ان کے اسی قسم کے شغل ہی ہیں۔ وقت کا صحیح استعمال ان میں بہت ہی کم پایا جاتا ہے پھر یہ شکایت کیوں ہے کہ ہم ذلیل ہیں ان غفلتوں کے باوجود ذلیل نہ ہوں تو اور کیا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جو رات دن محنت کرتا اور اپنے وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ وہ اور وہ برابر ہو جائیں جو وقت کو فضول خرچ کرتا ہے اور اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ اور اسے غنیمت نہیں سمجھتا۔ جو کوشش نہیں کرتا وہ جیت کس طرح سکتا ہے جس نے بویا ہے وہی کاٹے گا۔ اور جس نے درخت لگایا ہے وہی اس سے پھل چکھے گا۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ محنت تو ایک کرے اور پھل دوسرا کھائے +

ہمارے لئے دو نمونہ

ہمارے لئے تو دو نمونے بھی موجود ہیں حضرت صاحب اس بیماری اور ضعف میں بھی سارا دن تصنیف و تالیف کے کام میں لگے رہتے تھے اور کسی وقت فارغ نہ بیٹھتے تھے اور جس وقت دیکھو۔ دین کی فکر میں محو تھے۔ یہ تو ہے ہمارے امام کا نمونہ۔ دوسرا نمونہ اس کے خلیفہ کا ہے۔ جو لوگ قادیان آتے جاتے رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس بڑھاپے میں حضرت خلیفۃ المسیح صبح سے شام تک علم کے حاصل کرنے اور علم پڑھانے میں کس طرح مشغول رہتے ہیں باوجود اس کے کہ ڈاکٹروں نے محنت سے منع کیا ہے مگر آپ ان دونوں شغلوں سے ایک دم فارغ نہیں رہ سکتے پس ان دونمونوں کے ہوتے ہوئے اگر ہم اپنے اوقات کو ضائع کریں تو کسقدر افسوس ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ فوت ہوگا پس وقت کو غنیمت جانو اور کچھ وقت اپنے روزمرہ کے گذارہ اور طیب روزی کے پیدا کرنے کے لئے خرچ کرو۔ اور کچھ وقت دین کے سیکھنے۔ اسپر عمل کرنے اور پھر دوسروں تک پہنچانے میں خرچ کرو۔ کیا دُنیا میں ایسے لوگ نہیں گذرے۔ جو جوانی میں عین صحت کی حالت میں دیکھتے دیکھتے اس دُنیا سے گذر گئے۔ موت کا کوئی وقت نہیں بچوں۔ جوانوں بوڑھوں سب پر یکساں آتی ہے۔ پس جو کچھ کرسکتے ہو کر لو۔ تا اس دن جب کہ خدا کے سامنے کھڑا ہونا پڑیگا۔ شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اس دُنیا میں بھی اپنے رقیبوں سے پیچھے نہ ہو۔ کیونکہ فیل ہونا بڑی ندامت ہے اور بہادر اپنے حریف سے شکست کھانے کو عار جانتے ہیں۔ تعجب ہے۔ کہ غیر مذاہب کے کسان تاجر صناع۔ اُستاد۔ وکیل۔ طبیب۔ حاکم۔ سب اپنے زائد اوقات کو اپنے خود ساختہ دینوں کی اشاعت میں لگاتے ہیں اور مسلمان اپنے مقررہ اوقات کو بھی خدا کی راہ میں صرف کرنے کی بجائے داروں۔ کلبوں۔ مجلسوں اور بازاروں میں بیٹھ کر ضائع کر دیتے ہیں اور ایسا ت کی کچھ فکر نہیں کرتے کہ اس کا انجام کیا ہوگا

اے مرداں بکوشید تا جامہ زناں نپوشید۔ اپنے اوقات کو عمدگی کے ساتھ صرف کرو۔ جتنا وقت دُنیاوی کاموں میں خرچ کرنا ضروری ہو ان پر صرف کرو۔ اور بقیہ اوقات کو بجائے یُوں ہی عبث ضائع کرنے کے دین کے سیکھنے اور اس کی اشاعت میں خرچ کرو۔ دشمن بہت ہیں اور ہم تھوڑے ہیں پس جب تک ہم اپنے اوقات کو نہایت کفایت شعاری سے خرچ نہ کریں۔ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وقت ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس کی قدر کرو۔ تا کہ لان شکرتم لازیدنکم کے ماتحت خدا تمہیں ترقی دے +

وی پی کی اطلاع

جن صاحبوں نے ہمیں دوسرا پرچہ وی پی کرنے کے لئے لکھا تھا۔ ان کی خدمت میں انشاء اللہ اگلا پرچہ وی-پی پہنچے گا +

تادیب النساء

کون ذمہ وار ہے ؟

وہ بات جو انسان کے کان میں مدتوں تک پڑتی رہے اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح جو چیز آنکھوں کے سامنے نظر آتی رہے اس سے بھی ایک تعلق ہو جاتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ جن کے رشتہ دار عزیز و اقارب سب فوت ہو جاتے ہیں۔ دوست و آشنا جدا ہو جاتے ہیں لیکن وہ اس شہر کو جس میں پیدا ہوئے اور پلے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کی آنکھوں کو ان گلی کوچوں اور در و دیوار کے دیکھنے کی عادت ہو گئی ہے۔ اور اس عادت کا ترک کرنا ان کیلئے ایک مصیبت ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو سمجھتے ہوں کہ ہم آزاد نہیں بلکہ عادات کے غلام ہیں بعض خیالات کے قیدی ہیں بعض رسومات کے ہاتھوں فروخت ہو چکے ہیں +

شرک کی بنیاد ریت پر ہے۔ پتھروں اور درختوں کے پوجنے والے اپنے مذہب کی سچائی کی کیا دلیل رکھتے ہیں ؟ فہم و فراست ان کی تصدیق نہیں کرتے۔ پھر اسلام جیسے مذہب کے ہوتے ہوئے وہ کیوں اپنے مذہب پر قائم ہیں؟ صرف اسی لئے کہ وہ خیالات بچپن سے ان کے دلوں میں ڈالے گئے تھے۔ اور اب سچائی کو دیکھتے ہوئے بھی وہ جھوٹ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ صدق کی موجودگی میں کذب پر قائم ہیں۔ توراۃ و انجیل کو دیکھو۔ وید اور وستا دیکھو۔ ان میں کیا ہے۔ روشنی کے ساتھ ظلمت۔ نور کے ساتھ اندھیرا۔ دانائی کی باتوں کے ساتھ لاعلمی کا کلام پھر قرآن شریف کے ہوتے ہوئے لوگ ان پر کیوں قائم ہیں ؟ صرف اسی لئے کہ بچپن سے ان کے کانوں میں یہی پڑتا آیا ہے کہ یہ کتابیں سچی ہیں۔ اس لئے باوجود قرآن شریف کی خوبیوں کے اقرار کے مسیحی انجیل کو۔ یہودی توراۃ کو۔ زرتشتی وستا کو۔ اور ہندو وید کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ہاں ایک قلیل گروہ ایسا بھی ہے جو سچائی پر اپنی عادات کو قربان کر دیتا ہے مگر پھر بھی عادتیں بڑا اثر رکھتی ہیں۔ بادشاہ سے لے کر ادنےٰ رعایا تک ان کے غلام ہیں +

ہمارے پاس سچائی ہے۔ ہماری اولاد جب دانا ہو گی جب اُسے سمجھ آئے گی۔ اسوقت تو جو کچھ وہ کرے گی۔ کرے گی مگر کیوں نہ ہم اس وقت جب وہ ہر ایک تعلیم کے اثر میں آ سکتی ہے اُسے سچائی کا عادی بنا دیں۔ ہدایت پر قائم کر دیں اگر بچپن میں ہم انکو قرآن شریف کی سچائی سے لذت آشنا نہیں کرتے۔ تو بڑے ہو کر ان کا سنبھالنا ایسا ہی مشکل ہو گا جیسے ایک ہندو یا مسیحی کا راہ راست پر لانا کیونکہ وہ اور عادات کے عادی ہو چکے ہونگے اگر ابھی سے ہم انھیں نماز کی تعلیم نہیں دیتے۔ تو بڑے ہو کر اس پر مداومت کرنا ان کے لئے وبالِ جان ہو گا۔ اگر ابھی سے وہ روزہ و صدقہ کے عادی نہیں۔ تو ایام جوانی میں یہ باتیں ان کے لئے مشکل ہونگی +

پھر اس کا کیا طریق ہے ؟

اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ ہماری عورتیں ان باتوں کی پابند ہوں۔ اور ہمارے بچے ان سے سیکھیں۔ باپ ہر وقت اپنی اولاد کے ساتھ نہیں رہتا۔ اگر وہ بچوں کی تربیت میں اپنا سارا وقت گذار دے تو اپنے روزانہ کام کس وقت کرے وہ اگر نگرانی کر سکتا ہے تو بہت محدود۔ اصل نگرانی تو بچوں کی ماں کر سکتی ہے۔ پس اگر وہ تربیت یافتہ ہے۔ تو بچے خود درست ہو جائیں گے۔ اور اگر وہی دین سے بے خبر اور اسلام سے ناواقف ہے تو اس نے اولاد کو کیا سکھانا ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو خود نیک ہیں لیکن انکی اولاد خراب ہے اس کا بڑا سبب یہی ہے کہ انھوں نے اپنی بیویوں کی تربیت نہیں کی۔ اور انھیں دین نہیں سکھایا۔ اس لئے آگے اولاد بھی دین سے بے بہرہ رہی۔ مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کو دین سے آگاہ کرے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم کو فرماتا ہے۔ وأمر اھلك بالصلوٰة واصطبر علیھا یعنے اپنی بیویوں کو نماز کا حکم دیا کرو۔ اور اس بات کو ایک دو دفعہ کہہ کر نہ چھوڑ دو۔ بلکہ ہمیشہ انھیں تنبیہ کرتے رہا کرو۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الرّجال قوّامون علی النساء۔ مرد عورتوں پر نگران ہیں اور ان کے ذمہ دار ہیں۔ پس جو مرد اپنی عورت کی تربیت اچھی طرح نہیں کرتا۔ اور اُسے دین سے آگاہ نہیں کرتا۔ وہ ایک تو خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے اور دوسرے اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں ہلاک کرتا ہے۔ عورتیں ہی ہیں کہ جن کے پاس ہر وقت بچے رہتے ہیں۔ اگر وہ دین سے ناواقف ہیں۔ تو پھر بچے کیونکر سیکھ سکتے ہیں +

کیا تم میں سے بہت ایسے نہیں کہ جو بیویوں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں کہ کھانے میں نمک زیادہ کیوں ہو گیا۔ یا کھانا جل کیوں گیا یا روٹی کچی کیوں رہی یا تمہاری کسی چیز کا نقصان کیوں ہو گیا مگر ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو کہ کیا یہی تعہد دین کے معاملہ میں بھی کرتے ہو۔ اور ان کے تزکیہ کے لئے بھی اسی طرح کوشش کرتے ہو۔ اگر یہ نہیں تو پھر ان شیریں پھلوں کے کیونکر حقدار ہو سکتے ہو۔ جو صرف قوّامون علے النساء کا حق ہے۔ اس پاک اولاد کا منہ کب دیکھ سکتے ہو۔ جو اپنی بیویوں کو دین کی تعلیم دینے والوں کا حصہ ہے +

جو ماں اپنے بچے کو صبح کے وقت نہیں اُٹھانے دیتی اور انکی نیند کو نماز سے افضل سمجھتی ہے جو روزہ سے اسے اس لئے روکتی ہے کہ لڑکے کو تکلیف نہ ہو جو اپنے بچے کے کان میں قرآن شریف کی مبارک آواز کبھی نہیں پہنچاتی۔ جس کی زبان پر اسلام کا نام بھی کبھی نہیں آتا۔ اگر اس کی اولاد دین سے بے بہرہ رہے تو اس میں کیا تعجب ہے۔ اس پر حیرت کی کیا وجہ ہے بلکہ اس کا بچہ دیندار ہو تو ایک غیر معمولی بات ہے +

اس وقت مسلمانوں کی حالت کیوں خراب ہے۔ وہ دن بدن دین کو کیوں چھوڑ رہے ہیں۔ اس لئے کہ جب وہ بچے تھے۔ تو ماؤں سے انھیں دین کی تعلیم نہیں ملی۔ اور جب مدارس میں گئے تو پھر تو دہریت کی صدائیں کان میں آنے لگیں۔ ایسی صورت میں اگر ان کے دلوں میں غیرت دینی پیدا ہو تو کیونکر ؟ حمایت اسلام کریں۔ تو کس لئے ؟۔

اگر یہی حال چندے اور رہا۔ تو رہا سہا چرچا بھی جاتا رہیگا اس لئے اگر کچھ دین کا خیال ہے اگر اسلام سے محبت ہے۔ اگر قرآن شریف کا عشق ہے۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو دل سے بھلا نہیں چکے تو اس طرف توجہ کرو۔ اور حکم الٰہی کے ماتحت اپنی اپنی بساط کے مطابق عورتوں کو دین سے آگاہ کرو۔ اور ان کے دلوں میں اسلام کی محبت بٹھا دو۔ پھر وہ خود بچوں کو تعلیم دے لینگی عورتوں کو تعلیم دینی مردوں کا فرض تھا۔ انھیں جگانا ان کا کام تھا۔ لیکن تعجب ہے کہ انھوں نے تو اس کام کی طرف توجہ نہ کی۔ خود عورتیں اب اس نقص کو دور کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن بوجہ ناواقفی کے بجائے اصلاح کے اور خرابیاں پیدا کر رہی ہیں۔ مرد عورتوں کی غلطی پر لٹھ لیکر مارنے پر تو تیار ہو جاتے ہیں لیکن انکی اصلاح کی فکر بالکل نہیں کرتے حالانکہ انکی اصلاح کی ذمہ واری خدا نے ان پر رکھی تھی۔ اور ان کے عربوں کے درمیان ایکسوئی حالت اور نئی نسلوں کی دین سے ہاتھ دیا۔ ایک سو پچاس لطالوی مارد +

۔ذخائر رسد وغیرہ کی صورت میں بہا

ہم ہم کی غلام رسول پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد

میرا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ بات کو تمثیل سے اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ اس لئے میں ایک بہت بڑے آدمی کا ذکر آپ لوگوں کو تمثیل میں ہی سُناتا ہوں +

ایک بہت بڑا مکان تھا اور اس مکان میں ہزاروں کمرے تھے ہر کمرہ کے رہنے والے دوسروں سے جداگانہ تھے اور ان کا اختلاف صرف رشتہ داری کے ہی لحاظ سے نہ تھا بلکہ رسم ورواج عادات واخلاق۔ علم و واقفیت جرأت و بہادری۔ ملک داری و ملک گیری۔ رنگ و روپ شکل وصورت۔ فہم وفراست۔ عقل و دانائی۔ زبان و طریقہ کلام ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ انمیں اختلاف تو تھا اور ایک دوسرے سے لڑ بھڑ بھی لیا کرتے تھے لیکن یہ کبھی نہ ہوا تھا۔ کہ سب کے سب خانہ جنگی میں مبتلا ہو جاویں اور گو بعض دانا وبعض نادان تھے کوئی علم میں ترقی یافتہ اور کوئی ناقص تھا مگر یہ کبھی نہ ہوا تھا کہ سب کے سب قعر ضلالت میں گر جائیں۔ مگر زمانہ کی ہوا کچھ ایسی چلی اور جاہل ونادان عاقل و دانا اپنی اپنی حالت پر کچھ ایسے مطمئن ہو گئے کہ ایک دن سب کے سب خواب غفلت میں سو گئے اور گو بعض کی نیند ہلکی تھی اور بعض کی گہری مگر تھے سب کے سب سوتے۔ جاہل تو پہلے ہی تاریکی میں تھے لیکن عالم بھی تکبر کی ہوا کے جھونکوں سے کچھ ایسے مست ہوئے کہ کچھ خبر نہ رہی کہ وہ علم کی روشنی جو اب تک انھیں منور کر رہی تھی۔ ابھی دم بھر میں خاک سیاہ کرنے کو تیار ہے اور علم کی شمع جلتے جلتے اس حد کو پہنچ گئی کہ کوئی دم میں آس پاس کے کاغذ کے ٹکڑوں کو جلا کر خود مکان کی ہستی کو معرض خطر میں ڈالدے۔ اس خطرناک وقت پر بھی کسی کی آنکھ نہ کھلی آخر آگ لگی اور خطرناک لگی۔ اتفاق سے مدتوں سے بارش نہ ہوئی تھی۔ مکان کے دروازوں اور چھتوں کی لکڑیاں خوب خشک تھیں۔ آگ کے لگتے ہی اس طرح جلنی شروع ہوئیں کہ گویا ہر ایک لکڑی کا ٹکڑا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ مجھ میں آتش گیر مادہ دوسروں سے زیادہ ہے۔ خدایا وہ آگ تھی کہ نار جہنم تھی۔ شعلے آسمان تک پہنچ رہے تھے چیخ وپکار کی آوازوں سے کان پڑی آواز نہ سُنائی دیتی تھی۔ جو لوگ اس مکان کے اندر تھے وہ تو خیر خطرے میں تھے ہی۔ بڑا خطرہ یہ تھا کہ اس مکان [illegible] ویسے ہی شاندار بلکہ اس سے بھی [illegible] ن کو بھی آگ نہ لگ جائے۔ مکان کے تمام دروازے جل رہے تھے اور نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا چھت پر چھت گر رہی تھی۔ اور ہزاروں نیچے دب دب کر ابد الآباد کے لئے ظلمتوں کے نیچے بسیرا کر رہے تھے۔ کوئی انسان نہ تھا جو ان بیکسوں کی مدد کرتا بلکہ جو لوگ آگ کے قریب تھے وہ دوسروں کو بھی پکڑ پکڑ کر آگ میں دھکیلتے تھے۔ بیواؤں اور یتیموں کا تو کوئی پرساں حال ہی نہ تھا۔ جس جس گوشۂ عافیت میں انکو پاتے۔ نکالکر باہر کرتے اور خود وہاں جا بیٹھتے۔ ایسی مصیبت کا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے کھینچکر دیکھ لو کہ کیا کیفیت ہوتی ہے۔ دھوئیں کی کثرت سے سانس تک آنا مشکل ہو گیا۔ اور آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں۔ مگر شدت صدمہ میں کچھ ایسے دیوانہ ہو رہے تھے کہ اسی حالت میں پڑے تھے اور اس دُکھ سے چھٹنے کی کچھ فکر نہ تھی +

صاحب مکان نے مکان کی حفاظت کیلئے ایک نلکہ لگایا ہُوا تھا۔ جس میں سے اس قدر پانی نکل سکتا تھا کہ سخت سے سخت خطرہ میں بھی اس نلکہ کا پانی آگ کو فرو کر سکتا تھا لیکن اس نلکہ تک پہنچنا کچھ آسان نہ تھا چاروں طرف شعلے اُٹھ رہے تھے اور پھر جو کوئی اس نلکہ کا مُنہ کھولنے کی کوشش بھی کرتا یہ لوگ اس کو مارتے اور ڈرتے تھے کہ اس پانی سے کہیں غرق نہ ہو جاویں۔ اس حالت پر ایک خاصہ وقت گذر گیا اور کوئی اس آگ کے بجھانے میں کامیاب ہُوا کہ لتنے میں ایک نوجوان جوان لوگوں کی حالت کو دیکھ کر چشم پُرنم ہو رہا تھا۔ اور جس کے چہرہ سے بہادری وقار دلسوزی ہمدردی ایثار تقوےٰ۔ زہد۔ عبادت۔ تواضع اور غمخواری کے آثار ہویدا تھے۔ اُٹھا۔ ہاں شیر کی طرح اُٹھا یتیموں اور بیواؤں کو انکے حق دلائے۔ ظالموں کو انکی حدوں تک پیچھے ہٹا دیا پھر اس جلتی ہوئی آگ میں کود پڑا۔ اور نلکہ کیطرف دوڑا۔ نادانوں نے اس پر پتھر اور آگ برسانی شروع کی۔ دائیں اور بائیں۔ آگے اور پیچھے اسکے پتھر پڑ رہے تھے۔ ہزاروں آدمی اس پر جھپٹ رہے تھے اور اُسے قتل کر دینا چاہتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہمیں غرق کرنے لگا ہے لیکن وہ بہادر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ آگ کے شعلے اسکے گرداگرد اس طرح لپٹے ہوئے تھے کہ گویا اسکی خوبصورت شکل پر قربان ہو رہے تھے لیکن وہ آگ اسکے لئے گلزار بنگئی تھی اور کچھ گزند نہ پہنچاتی تھی جلتی ہوئی لکڑیوں پر وہ قدم رکھتا تھا اور وہ سرد ہو جاتی تھیں ایک لگاتار محنت کے بعد وہ نلکہ تک پہنچا۔ اور اس کا مُنہ کھول دیا۔ نہایت خوشگوار پھوار پڑنے لگی اور آگ کے شعلے کم ہونے شروع ہو گئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ دوزخ کا نمونہ بہشت کا نظارہ دکھانے لگا۔ اس پھوار سے کچھ ایسی خنکی پیدا ہوئی کہ بہت سے لوگ جو آگ کی گرمی سے پاگل ہو چکے تھے پھر ہوش میں آ گئے اور جس جگہ یہ پانی پڑا وہاں سے ہر قسم کے داغ وغیرہ کو دھو دیا اور مکان کو پھر صاف شفاف بنا دیا۔ کیا تم جانتے ہو وہ مکان کونسا تھا وہ چھٹی صدی عیسوی کی دنیا تھی۔ وہ آگ بدعت وتاویلات کی آگ تھی وہ ظلمت کلام الٰہی سے دُوری کی ظلمت تھی۔ اور وہ بہادر جس نے اُس آگ کو بجھایا وہی میرا جان ودل سے پیارا میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے دل ودماغ کا نور میرا محسن میرا محبوب محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) تھا کہ جس نے اس آگ کو بجھا کر بعد میں آنے والی صدیوں کو بھی ہلاکت سے بچا لیا وہ پانی خدا کے فضل کا پانی تھا وہ لوگ اس زمانہ کے لوگ تھے کیا اس بہادر پر جان قربان کرنا کیا اس وجود پر فدا ہونا کیا اس محسن پر اپنا مال ومتاع نچھاور کرنا ہر ایک شکر گذار کا فرض نہیں اے پاک رسول تجھ پر میرے جان ومال قربان ہوں میں تیری خدمت میں جان دوں اور تیرے احکام کی اطاعت میں میرا دم نکلے تیری محبت تیرا پیار میرے ہر رگ وریشہ میں سرایت کر جاوے تو میرے لئے ہو اور میں تیرے لئے +

لطیفہ

محقق:- پادری صاحب کیا مسیح اپنے زور سے نیک بنا تھا یا خدا نے اسے نیک بنا دیا۔ اگر خدا نے اسے نیک بنا دیا تو پھر الزام آئیگا کہ خدا نے ہمیں کیوں گنہگار پیدا کیا اور مسیح کی کوئی خوبی نہیں رہتی (مسیحیوں کا خیال ہے کہ سب انسان گنہگار پیدا ہوتے ہیں صرف مسیح نیک تھا اور اس نے بے گناہ سولی پاکر ہمارے گناہ اپنے سر اُٹھا لئے) +

پادری صاحب۔ مسیح تو نیک بنا اعمال سے +

محقق۔ اگر وہ اپنے اعمال سے نیک بنا تو ہم کیوں نیک نہیں بن سکتے اور کفارہ کے محتاج ہیں +

پادریصاحب:- ہم آدم کی اولاد ہیں اور اس نے گناہ کیا تھا اسلئے اسکے ورثہ میں ہمیں گناہ ملا ہے لیکن مسیح بن باپ تھا اسلئے اس نے گناہ کا ورثہ نہیں پایا

محقق:- پادری صاحب توراۃ میں لکھا ہے کہ شیطان نے پہلے حوا کو ورغلایا اور حوا نے آدم کو۔ شیطان نے پہلے آدم کو کیوں نہ ورغلایا +

پادریصاحب۔ اس لئے کہ حوا زیادہ کمزور تھی +

محقق۔ جب حوا آدم سے زیادہ کمزور تھی تو آدم جو زیادہ مضبوط تھا اسکی اور حوا کی اولاد زیادہ زبردست ہونی چاہیئے۔ اس اولاد سے جو صرف عورت کے پیٹ سے ہو پس جو صرف حوا یعنی حضرت مریم کی اولاد تھا کیونکر گناہ سے بچ سکتا تھا +

پادری صاحب۔ کیا مٹی سے سونا نہیں نکلتا +

محقق۔ اگر مٹی سے سونا نکلتا ہے تو آدم وحوا کی اولاد نیک ہو سکتی ہے کفارہ کی کیا حاجت ہے +

پادری صاحب۔ بھلا مٹی سے سونا کیونکر نکل سکتا ہے سونے سے سونا نکلتا ہے +

محقق۔ اگر سونے سے سونا نکلتا ہے تو مسیح نیک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ عورت کی اولاد ہے اور عورت گنہگار ہے پھر بھی کفارہ باطل ہُوا۔

(اس کے جواب میں پادری صاحب نے خاموشی کو زیادہ مناسب سمجھا) +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضل اور تجارت

"مندرجہ ذیل مضمون حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے لاہور سے الفضل کے لئے بھیجا ہے۔ حکیم صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے پُرانے مخلصین میں سے ہیں اور ان چند لوگوں میں سے ہیں کہ جنکو حضرت صاحب بے تکلفی سے کام بتایا کرتے تھے چنانچہ اکثر کام جو لاہور کے متعلق ہوتے تھے۔ انکی نسبت حضرت صاحب حکیم صاحب کو ہی لکھا کرتے تھے اور اس طرح آپ کو حضرت صاحب کی دعاؤں سے فائدہ اُٹھانے کا خاص موقعہ ملتا تھا چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے سلسلہ کیلئے ایک خاص جوش دیا ہے جو ان کے مضمون سے ظاہر ہے۔ تجارت کو اللہ تعالےٰ نے ایک فضل قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ مومنوں اور اپنے تعلقات کو تجارت سے تشبیہ دی ہے۔ خود رسول کریمؐ بھی نبوت سے پہلے تجارت ہی کیا کرتے تھے۔ پس اسمیں کوئی شک نہیں کہ تجارت انسان کی بہت سی دنیاوی ترقیات کی جڑ ہے اور مسلمانوں کا تو رسولؐ بھی تجارت کرتا رہا ہے۔ ان کے لئے تو نہایت شرم کا موقعہ ہے کہ وہ اس فضل سے غافل ہیں۔"

محمود احمدؐ

قرآن کریم۔ احادیث۔ آئمہ دین۔ اکابران اُمت۔ مدبران قوم اور صحیح تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ فضل کا تجارت یا تجارت کا فضل سے بہت بڑا تعلق ہے مگر وائے بر حال مسلمانان وقال الرسول۔ یا ربّ ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورًا مسلمانوں نے جب قرآن سے مُنہ موڑا اس کی پاک تعلیم سے بے پرواہی کی تو فضل الٰہی نے بھی انکے گھروں تک آنا چھوڑ دیا +

جس طرح کسی عضو کے معطل اور بیکار رکھنے کے لئے اسکی قوت زائل ہو جاتی ہے اور اس میں سکت باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح قوائے ذہنیہ سے جب کچھ کام نہیں لیا جاتا۔ تو وہ بالکل ناکارہ اور از کار رفتہ ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو قوم تجارت سے کچھ تعلق نہیں رکھتی اور نوکری کے سوا کسی اور ذریعہ سے معاش پیدا نہیں کرتی چند نسلوں کے بعد ان میں تدبیر معاش کا مادہ باقی نہیں رہتا۔ اور رفتہ رفتہ ایسی قوموں کا دُنیا سے نام و نشان مٹنے کا وقت آجاتا ہے الا من تاب و عمل عملًا صالحًا +

اس کے ثبوت میں ہندوستان کے مسلمانوں کی مثال کافی ہے جہانتک غور کیا جاتا ہے ہندوستان کی قوموں میں عقل معاش کے لحاظ سے جیسے مسلمان ہیٹے معلوم ہوتے ہیں ایسی کوئی قوم نہیں معلوم ہوتی۔ اسی لئے مسلمان ہندوستان میں تباہ ہوئے اور محض تجارت کے نہ ہونے سے بڑے بڑے انعام فضل اخلاق حسنہ۔ علوم ہندسہ۔ ریاضی۔ ادب۔ عقل معاشرت۔ تمدن سیاست۔ سخاوت۔ فیاضی۔ اعتماد۔ کفایت شعاری۔ حلیمی بُردباری۔ قناعت۔ انکسار وغیرہ (جو تجارت کے اصلی راز اور اسباق ہیں) سے بالکل کورے اور محروم رہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے جس طرح تجارت سے قومی عقل معاش ترقی پاتی ہے اسی طرح بہت عمدہ اخلاق اور عمدہ خصلتیں صرف تجارت ہی کے ذریعہ سے تمام قوم میں شائع ہوتی ہیں۔ جزورسی اور کفایت شعاری جس کے بغیر کسی خاندان بلکہ کسی قوم کا وقار دُنیا میں قائم نہیں رہ سکتا صرف تجارت ہی بدولت تمام قوم میں سرایت کرتی ہے۔ اگرچہ ممکن ہے کہ ہر ایک قوم میں خواہ وہ کسی پیشہ سے تعلق رکھتی ہو۔ کچھ افراد کفایت شعاری کے ساتھ موصوف پائے جائیں۔ لیکن ہمارے نزدیک کوئی قوم عام طور پر جزورس اور کفایت شعار ہو نہیں سکتی۔ جب تک کہ عام طور پر اس میں تجارت شائع نہ ہو +

تجارت کے بعض اہم اُصول جنکی پابندی لازمًا تاجر کو کرنی پڑتی ہے۔ خود بخود اس کو جزورس اور کفایت شعار بنا دیتے ہیں"۔ ایک تاجر کی نقل مشہور ہے۔ کہ اس کا بیٹا آوارہ اور بدچلن ہو گیا تھا۔ اس نے باپ کی بہت ساری دولت برباد کر دی۔ باپ ہر چند ملامت اور نصیحت کرتا۔ لیکن وہ مطلق کان نہ دھرتا۔ آخر جب تاجر کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو اس نے بیٹے کو بلاکر وصیت کی کہ جو کچھ مال و دولت میں چھوڑتا ہوں اس پر تو تجھے کامل اختیار ہے جس طرح چاہے خرچ کر۔ لیکن صرف ایک نصیحت کرتا ہوں اس پر ضرور عمل کرنا۔ اور اس کو ہرگز نہ بھولنا۔ بیٹے نے اس پر عمل کا وعدہ کیا۔ تو تاجر نے یہ نصیحت کی کہ ایک سے لے کر ہزار تک جو کچھ خرچ کرے اور جو کچھ خرچ کے بعد باقی رہا کرے اس کو ہر روز بہی میں لکھ لیا کیجیو۔ اور ہمیشہ آج کا حساب کل اور کل کا پرسوں دیکھتے رہیو۔ بیٹے نے جب ایسا ہی کیا تو چند ہی روز میں جب اس نے دیکھا کہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ دفعتًا اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اپنے گھر کو سنبھال لیا +

تجارت سے نہ فقط جزورسی اور کفایت شعاری ہی کی بُنیاد تمام قوم میں پڑتی ہے بلکہ تحمل۔ بردباری۔ نرمی۔ اور موافقت۔ راست بازی اور خوش معاملگی۔ تجارت پیشہ قوم کی خود بخود قومی خصلت بنجاتی ہے۔ ہر تاجر مجبور ہے کہ وہ ان صفات حسنہ سے متصف ہو۔ وِالّا وہ تجارت میں کامیاب ہو نہیں سکتا۔ ہم ہمیشہ بازار میں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جو دکاندار اپنے گاہکوں کو دھوکہ نہیں دیتے اور اپنا مال ایماندار ی سے بلاتمیز واقف و ناواقف صحیح نرخ سے بیچتے ہیں وہ چند روز ہی میں دوسرے ہم پیشہ لوگوں سے سبقت لے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی کامیابی دیکھ کر اوروں کو بھی وہی طریقہ اختیار کرنا پڑتا ہے اور اس طرح ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ تمام بازار میں راستبازی پھیل جائے +

اے احمدی قوم اُٹھ بیدار ہو۔ ہوشیار ہو۔ تو دُنیا میں راستی پھیلانے کی دعویدار ہے۔ اپنے فعل سے۔ قول سے نمونہ سے۔ دُنیا کی رہنمائی کر۔ اور تجارت کو بھی اپنے ہاتھ میں لے۔ یہ بے نظیر برکت ہے اور یہ بڑا ہی فضل ہے۔ اسکی بدولت تم خدا کی ساری زمین میں آزادی سے چل پھر سکتے ہو۔ ہر جگہ جہاں کہیں ہو بھوکوں کو روٹی۔ پیاسوں کو پانی۔ جزامی اور کوڑھیوں کو اور برص کے بیماروں کو خدا کے فضل سے شفا دے سکتے ہو۔ جو تمہیں مسیح کے ورثہ سے ملی ہے یہاں تک کہ بے شمار مُردے تمہارے ہاتھوں سے زندہ ہوئے ہیں مگر خدارا غفلت کو چھوڑ دے۔ یہ تیری رفتار ہرگز وہ رفتار نہیں۔ جو ہونی چاہیئے تو ہرگز اپنی مُراد کو کامل طور پر نہیں پا سکتی۔ جب تک تجارت کو ہاتھ میں نہ لے۔ تو اس فضل کی جاذب بنجا۔ تا تیرا ہر فرد قوم کے لئے مسیحا ہو جائے۔ فضل اور تجارت دونوں لازم ملزوم ہیں۔ اور ایک دوسرے کے مترادف نام ہیں۔ دیکھ فضل تیرے گھر پر آتا ہے تو اس سے فائدہ اُٹھا اور اس کو تجارت کے ذریعہ سے اپنے اندر جذب کر۔ یہ سورج کی طرح صرف اس گھر میں جاتا ہے جس کی کھڑکیاں کھلی ہوں بند اور ویران مکانوں میں یہ اپنا مسکن نہیں بناتا۔ دیکھ ایک خدا کا ولی۔ خدا کی طرف سے۔ خدا نمائی کا سچا دعوے دار محض تیری بہتری کے لئے۔ تجھ پر فضل کی بارش ہوتے دیکھنے کے لئے۔ تجھے وارث الفضل بنانے کے لئے بیدریغ تن من دھن لٹا رہا ہے۔ تو اس وقت کی قدر کر۔ شکر کر۔ کہ تا اس نعمت کی وارث قرار پائے۔ ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ استغفراللہ۔ استغفراللہ استغفراللہ +

حکیم محمد حسین قریشی۔ کارخانہ مفرح عنبری۔ لاہور +

ضروری اطلاع

الفضل کا یہ پرچہ بہت سے دوستوں کے نام نمونہ کے طور پر بھیجا جاتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اسے خود غور سے پڑھینگے۔ اور پڑھ کر اپنے تمام دوستوں کو دکھائینگے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہونگے۔ جن کے پاس ایک سے زیادہ پرچے بھجوائے جائیں۔ وہ ایسے صاحبان میں جن سے خریداری کی امید ہو سکے وہ پرچے تقسیم کر دیں۔ لیکن کوئی صاحب یہ امید نہ رکھیں کہ انکے نام دفتر سے یونہی وی پی کر دیا جائیگا بلکہ جبتک کوئی صاحب خود خریدار بننے کی خواہش ظاہر نہ فرمائینگے۔ انکے نام پرچہ نہیں بھیجا جائیگا۔ میں جانتا ہوں کہ بعض احباب سمجھتے ہیں کہ ہمارے نام خودبخود پرچہ وی پی کر دیا جائیگا۔ اس لئے ہمیں اطلاع دینے کی ضرورت نہیں لیکن ایسے سب احباب کو اطلاع دیجاتی ہے کہ الفضل بغیر درخواست کے یُونہی روانہ نہیں کیا جائیگا۔ اس لئے جن احباب کو اسکی خریداری منظور ہو وہ بہت جلد اپنی خریداری سے اطلاع دیں۔ قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) ہمیشہ پیشگی لیجائیگی۔ جو صاحب چاہیں چھ ماہ کے لئے اخبار خرید سکتے ہیں مگر اس صورت میں ۲ قیمت لیجائیگی۔ اور اگر دوسری ششماہی میں بھی اخبار جاری رکھنا چاہیں گے۔ تو ۲ سے جاری کر دیا جائے گا۔ درخواستیں مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں +

میرزا محمود احمد - قادیان - دارالامان
ضلع گورداسپور پنجاب

تبلیغ اسلام

مسلمان خدا کی قوم کیوں کہلائے۔ اور ان سے اللہ تعالےٰ کیوں خوش ہوا؟ وہ اسکی نصرت و فضل کے جاذب کیوں ہو گئے خدا نے ہمیشہ کے لئے انکے ساتھ رشتہ کیوں جوڑا؟ ان تمام باتوں کا جواب اس آیت میں ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر۔ تم سب سے بہتر اُمت ہو۔ جو دنیا کی بہتری کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ لوگوں کو اسلام کیطرف بلاؤ۔ اور نیک باتوں کا حکم کرو اور بُری باتوں سے روکو۔ پس ان تمام فضلوں کا جو مسلمانوں پر ہوئے۔ اصل یہی ہے کہ یہ خود نیک بنے اور لوگوں کو نیکی پہنچائی۔ اور اسلام کی اشاعت کی۔ اور جنھوں نے اسے ترک کر دیا۔ انھیں صرف مسلمان کہلانے سے کیا فائدہ ہے مسلمانوں پر جو کچھ فضل ہوئے وہ اسی لئے ہوئے۔ ورنہ خدا کا ان سے کچھ رشتہ نہ تھا۔ اے مسلمانو! اگر تم ویسے نہیں رہے۔ اگر تم نے اپنا فرض پورا کرنا چھوڑ دیا۔ اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دینے کی بجائے خود بگڑ گئے۔ اور صرف بگڑے ہی نہیں۔ دوسروں کو گمراہ کرنے لگ گئے۔ تو خدا کو کیا ضرورت ہے کہ اپنا عہد تم سے پورا کرے۔ اور تمہاری مدد کے لئے ملائکہ کو نازل کرے۔ ذرا دیگر مذاہب والوں کو دیکھو اپنے جھوٹے مذاہب کی اشاعت میں سر توڑ زور لگا رہے ہیں لیکن تم ہو کہ خواب غفلت میں سو رہے ہو۔ اور کچھ ہوش نہیں خدارا اب بھی جاگو۔ اب بھی کروٹ بدلو۔ اب بھی ہوشیار ہو جاؤ اب بھی تبدیلی پیدا کرو۔ اور اگر نہیں تو یاد رکھو کہ قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاما +

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

خراسان ایک شخص مسٹر فریم نے مذہبی اشاعت کے لئے یہ کوشش کی کہ باوجود ایران میں بدعملی کے خراسان کے سب ملک کا دورہ لگایا۔ اور اس دورہ میں انکی صرف اتنی غرض تھی کہ بائیبل کی اشاعت ہو چنانچہ گاؤں بہ گاؤں پھر کر خود مسلمانوں کے شہروں میں پھر کر مسلمانوں کے ہاتھ اُس نے ۱۸ بائیبل ۵ پُرانے عہد نامے اور ۹ نئے عہد نامے اور ۲۸۰ بائبل کے مختلف ٹکڑے فروخت کئے مگر کیا خریدنے والوں نے انھیں جواب دینے کے لئے خریدا تھا +؟

یہ وہ ملک ہے کہ جہاں بدنظمی کی وجہ سے سرکاری حکام بھی خائف رہتے ہیں لیکن اس پادری نے جان ہتھیلی پر رکھ کر اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے دورہ کیا۔ اور روپیہ لے کر مسلمانوں کے دلوں میں شکوک پیدا کئے +

ہمدان

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

پہلے واقعہ سے تو مسیحیوں کی دلیری اور اپنے مذہب کی اشاعت میں جان سے بے پروا ہی ثابت ہوتی ہے مگر اور سنو کہ ہمدان کے مسلمانوں نے اپنے پاس سے چندہ کر کے ڈیڑھ ہزار تومان پادریوں کو دیا۔ اور بقول المبلغ ہیرلڈ نہ صرف یہ سوال کیا کہ ان کے لئے ایک مدرسہ کھولیں۔ اور اس میں مسیحی مدرس رکھیں۔ بلکہ اس کے انتظام کو پورے طور سے پادریوں کے سپرد کر دیا۔ اور درخواست **کی کہ بائبل اور مسیحیت کے اصول نصاب تعلیم میں** رکھے جائیں +

کیا مسلمانوں نے یہ سب کچھ نادانی سے کیا؟ نہیں! معلوم ہوتا ہے کہ مدتوں مسیحیت کا وعظ سنکر وہ اس سے آخر کار متاثر ہو گئے +

مصر سٹار ان دی ایسٹ مصر میں مسیحیت کی نسبت لکھتا ہے کہ تمام شہروں میں خوب ہستی پیدا ہو گئی ہے اور کثرت سے لوگ مسیحی ہو رہے ہیں۔ مسیحی مدارس بڑی کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ لڑکیوں کے سکول میں ۱۵۱۳ لڑکیاں اور کالج میں ۱۸۹ لڑکے پڑھ رہے ہیں۔ اور دوران سال میں اسی لڑکوں اور سولہ لڑکیوں نے مسیح کو سچا یقین کر کے مسیحیت کو قبول کیا +

فاعتبروا یا اولی الابصار

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

عام طور پر شکایت کیجاتی ہے کہ انگریز افسران اپنے پرائے میں فرق نہیں کر سکتے؟ اور جا دبے جا اپنی حکومت جتاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسے انگریز بھی پائے جاتے ہوں لیکن ہمارا تجربہ تو یہ ہے کہ انگریزوں سے انصاف کی زیادہ امید کی جاتی ہے۔ حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر کئی مقدمے ہوئے۔ اور ان میں ہمیشہ جب انگریز کی عدالت میں مقدمہ گیا۔ فوراً فیصلہ ہو گیا۔ دیسیوں کی عدالتوں میں مہینوں چھوڑ کر برسوں پیشیاں بھگتنی پڑیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ مدعی مدعا علیہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی انگریز کے پاس مقدمہ جائے اگر یہ قوم ظالم ہے تو ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ انگریز حتی الامکان اپنے کام کو دیانتداری سے کرتے ہیں اور خدمات کی قدر کرتے ہیں۔ چنانچہ اسکی تائید میں تازہ واقعہ اخبار الفضل کا اجرا ہی ہے۔ جسوقت ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور مسٹر ملیچ سایم واٹسن کو اپنے سلسلہ کی وفاداری اور گورنمنٹ سے تعلق بتایا گیا تو آپ نے فوراً اخبار کی اجازت دیدی۔ اور کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ کی۔ ہمیں کچھ شک نہیں کہ ہماری خاندانی خدمات اور اس سلسلہ کی وفاداری ایسی ظاہر ہے کہ ہمیں شک کرنے کی گنجائش نہیں لیکن ساتھ ہی ہمیں بھی کوئی شک نہیں کہ واقعات کی تہ کو پہنچنے والے اور انصاف کے عادی حکام بھی بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے حکم کے ماتحت اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں

کیا احمدی اختلاف بڑھاتے ہیں؟

اخبار کشمیری لاہور میں ایک نوٹ ہے۔ "کاش ہندوستان میں بھی ہمارے احمدی بھائی مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور علیحدگی کی دیوار مضبوط اور مستحکم کرنے کی بجائے اشاعت اسلام کا مقدس اور مبارک فرض انجام دینے میں اپنی کوششوں کو صرف کریں"

ہم عصر موصوف کے دوستانہ مشورے کا شکریہ ہے مگر مہربانی فرما کر غور کریں کہ احمدی جماعت کن لوگوں کا مجموعہ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لوگ ایک امام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوئے ہیں۔ گویا چار لاکھ آدمی اسبات کا زندہ گواہ موجود ہے کہ احمدی اتفاق و اتحاد چاہتے ہیں اور تفرقہ و علیحدگی کی دنیا سے ہجرت کر کے دارالامان میں آ گئے۔ اور یہی ایک طریق اتفاق کا ہے۔ ہمعصر کو اتحاد کا اگر کوئی اور طریق سوجھا ہو تو سوائے "منافقت" کے بتائیے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ہماری طرح یہود و مشرکین و عیسائیوں میں اتحاد پیدا کیا۔ کہ اسلام کے نام پر ان سے بیعت لی۔ آخر میں جناب مقبول اسسٹنٹ ایڈیٹر کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر احمدی تفرقہ ڈالنے کے مجرم ہوتے۔ تو باوجود کٹر غیر احمدی ہونے کے آپ کا ربط ضبط بعض احمدیوں سے نہ بڑھتا؟

اشاعت اسلام کا مقدس فرض تو ہم ادا کر رہے ہیں اس وقت تک پانچ لاکھ کے قریب مسلمان ہو ہو چکا ہے؟ +

اسلامی اخبارات کے لئے دستور العمل

یہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح نے نہایت شفقت و عنایت سے خاص الفضل کے لئے تحریر فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ اس سوز و گداز اور درد سے جو آپ کو مسلمانوں کی بہتری کے لئے ہے۔ فائدہ اٹھاویں۔ اور آپ کی ہمدردانہ نصائح کو اپنا طریق عمل بنادیں اور اس گروہ میں شامل ہوں جو سمعنا و اطعنا کہنے والا ہے اور اس میں سے نہ ہوں۔ جنھوں نے کہدیا کہ سمعنا و عصینا۔ واللہ المستعان نعم المولیٰ و نعم النصیر +

محمود احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

آج کل بعض اخبارات پالٹیکس پر لکھتے ہیں۔ ان کی نسبت جو میرے خیالات بعض مشاہدات پر مبنی ہیں۔ وہ یہ ہیں +

۱۔ یہ اخبار اپنے مصالح اور اغراض کے بندھے ہوئے ہیں اور جب مصالح اور اغراض اصل ہوئے۔ تو کذب۔ غش۔ خیانت۔ اور عذر تو ان کے لئے ضروری اور لازمی ہوتا ہے۔ ایک سیاسی انسان ہزاروں کو مروا دے اور لاکھوں کو بے خانمان کردے۔ اس کا دل ذرا نہیں پسیجتا +

۲۔ اگرچہ کروڑوں تو میں اپنی طاقت کے لحاظ کہتا ہوں۔ وہ ڈھیروں ڈھیر سونا ہڑپ کرے۔ مگر ڈکار تک نہ لے۔ غور کرلو۔ یورپ کے انگریز ڈکار کو عیب یقین کرتے ہیں +

۳۔ اپنے اقوال اور افعال میں پورا کذاب ہوتا ہے۔ مگر خود کذب کو بُرا کہتا ہے۔ اور مد مقابل کو کذاب کہنے سے دریغ نہیں کرتا۔ چور اور ڈاکہ زن سے توبہ کی امید ہو سکتی ہے۔ اور اس شخص سے ہرگز نہیں۔ سیاست بہت افکار کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اور بڑے تجارب پر اس کی بنا ہوتی ہے وہ اپنے حیلوں اور اکاذیب کو مدارس میں ہرگز نہیں پڑھا سکتے +

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دل میں کھوٹ رکھنے والے و خادع کو لعنتی اور منافق فرمایا ہے۔ ہر ایک سچے اور پکے مسلمان سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ کہ موجودہ پالٹیکس میں کمال پیدا کرے +

مسلمانوں کی اصل روح وحدت اور فرائض مذہبی ہیں۔ ان کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں ایک ہے (خاتم النبیین والمرسلین) کتاب ایک نمازیں یکجہتی۔ عقائد اور اصول ایک۔ مگر آجکل قرآن کریم کی بے علمی نبی کریم کی سوانح عمری سے غفلت کے سبب۔ ان کی بے جا حریت ایک۔ عیاروں کے ہتھکنڈے دو۔ اور فرائض منصبی سے بے پرواہی تین۔ باہمی تفرقہ چار۔ حرص و فضولی تکبر پھر اس کے ساتھ کسل پانچ۔ کذب اور سوء ظن چھ۔ اللہ تعالےٰ سے نہ ڈرنا سات۔ یہ ایسی بلائیں ان کے ساتھ ہیں کہ سنبھلنے میں نہیں آتے۔ نفاق بڑھ گیا۔

نوابوں۔ روساء اور طاقتور دولت مندوں کی یہ حالت ہے کہ بیت المال [illegible] مد نظر ہو۔ ان کے پاس کوئی نہیں۔ بلکہ ان کی عیش و عشرت [illegible] ہے پس جب دست تصرف دراز کریں تو بھلا کوئی روک سکتا ہے۔ جب سے یہ حالت ہوئی ہے تاریخ کے صفحے اُلٹ کر دیکھ لو۔ ان کا زوال ہوا۔ کیا ان کی رعایا بادشاہ کو کچھ کہہ سکتی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ہم نے بقایائے سلطنت کے نواب و روساء کو دیکھا اور دیکھتے ہیں۔ آمدنی کے مصارف ان کے لئے شیر مادر ہیں +

شرح پیدائش میں کمی اور جہل کیوں ہے۔ کیا نفس پرستی اس کی موجب نہیں۔ مزدوری سے مضایقہ اور خلاف پوزیشن یقین کرنا۔ مگر قرض لینا۔ سوال کرنا۔ دربدر۔ دور دراز سفر کرنا۔ ہزاروں حیلوں سے مال کمانے میں کوئی مضایقہ اور تامل نہیں۔ اجتماعی حیات کے لئے شخصی قربانی یہ کیا جانیں۔ بلکہ شخصی قربانی کے بدلہ قوم و ملک برباد کرنے کو ہمہ تن تیار بیٹھے ہیں خواہ موہوم نفع میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں +

دعوئی مساوات جڑھ ہے فساد کی۔ علم میں بیجا موشگافیوں سے ذوق فاسد ہو گئے۔ حق پہنچانا مفقود ہو گیا۔ ہمارے فلاسفروں کے ایک رسالہ کو جو چند سطر کا ہے اکی موشگافی پر غلام یحییٰ میر زاہد پھر عبدالحق بحر العلوم مولوی عبدالحی لکھنوی ایسے گرے کہ ناخنوں تک زور لگایا۔ اور دین۔ خشیۃ اللہ اور دنیا میں معزز نہ ہوئے +

قوت استدلال۔ قوت ارادی۔ عزم بالجزم۔ عزم بقاء حیات قومی اب کہاں ہے کیا وہ کتاب جو وحدت کے لئے آئی تھی۔ اب وہ تفرقہ کا موجب نہیں۔ وما انزلنا علیك الکتٰب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیه پر غور کرو +

کیا اب تفرقہ عملی اصول نہیں ہو رہا۔ شیعہ و خارجی رافضی و ناصبی۔ صوفی و ملاں مقلد سنت و بدعت کے تفرقہ پر بزرگوں کے ہزاروں ہزار صفحوں کی کتاب پڑھ جاؤ۔ کیا یہ علم حاصل ہوگا۔ جو قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ میں ہے۔ مکرر وما انزلنا علیك الکتٰب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیه +

پس برادران و عزیزان و بزرگان۔ اخبار میں وہ مضمون دو جس میں نفسانیہ خواہشات سوء ظن۔ تفرقہ۔ و اُمراء پر اعتراض اور اس میں ناعاقبت اندیشی خود غرضی۔ طمع۔ دین الٰہی سے بیخبری۔ نفاق جو بد عہدیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور احکام کی نااہلی۔ ترک افشاء سلام (خصوصاً ہندوستان میں تو یہ مبارک دُعا معیوب یقین کی گئی) ترک جمعہ و جماعات امراء میں تعلی۔ عادات بدنی نے کہاں نوبت پہنچائی ہے کا علاج ہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے +

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

تازہ برقی خبریں۔ ۱۔ پولیس اور فوج نے استنبال کے ایک مکان کا محاصرہ کرکے ایک گھنٹہ کی آتشبازی کے بعد تین آدمیوں کو گرفتار کرلیا جو شوکت پاشا کے قتل میں شریک تھے (۲) روس نے مسئلہ ثالثی کے متعلق سرویا اور بلغاریہ کے جواب کو قابل اطمینان سمجھ کر چاروں بلقانی ریاستوں کے وزراء اعظم کو بہت جلد سینٹ پیٹرزبرگ بلایا ہے۔ (۳) ریاست کوچین نے دیہاتی پنچایت کا سسٹم جاری کیا ہے (۴) لاہور۔ امرتسر اور انبالہ کی مانند انبالہ سہارنپور کے درمیان دُہری پٹڑی لائن ۵۵ لاکھ کی لاگت پر بنے گی۔ (۵) ہندوستان سے لنکا تک ریل بنجائے گی۔ ۱۲ لاکھ کی منظوری۔ ۱۸۔ جون۔ دانش بے وزیر سابق محمد آفندی مصطفےٰ بے۔ اسمٰعیل حقی پاشا۔ منیب بے فرزند پاشا سازش قتل میں گرفتار ہوئے (۲) سردی وزارت مستعفی ہوگئی۔ تاکہ زار روس کی ثالثانہ حیثیت کے منظور کرنے کی ذمہ واری سے جائیں۔ مگر ان کا استعفاء منظور [illegible]